



حضور ﷺ
حضور ﷺ
حضور ﷺ

پسک
الین حد
کادای

لاہور
ہفت روزہ
الین حد

مزدی جمعیہ
الین حد
پاکستان
کارتجبان

شماره: 05

جلد: 47

۲۳ تا ۲۴ رجب الثانی ۱۴۳۷ھ 29 جنوری تا 4 فروری 2016ء



سعودی عرب اور ایران
کے درمیان پاکستان کا
مصالحہ کردار خوش آئند ہے

انہوں نے فیصلہ کن فیصلہ سنا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

شاہ سلمان بن عبد العزیز آل سعود
عالم اسلام کی مضبوط اور قدآور شخصیت!

فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا شمس الدین امجدی رذقادیانیت میں آپ کی بے مثال خدمات کا تذکرہ!

کم عمری کی شادی کے خلاف بل مسترد

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

(ایم این اے وچیز میں سینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور)

کا بروقت اقدام

جلسہ استراحت.....!؟

نہار منہ پانی پینا.....!؟

مرد اور عورت کی نماز میں فرق.....!؟

مذہبی امور



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

نصرت الہی کیسے ممکن ہے؟!

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَ يَخْطُبْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد)
 ”اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بھی رکھے گا۔“

قانون الہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم اور ملت کو عزت و افتخار سے نوازتے ہیں جو قوم ثابت کر دکھائے کہ وہ اسی افتخار اور وقار کے لائق ہے۔ اس کے خاص عوامل اور اسباب ہیں جن کا اختیار کرنا ایک قوم اور ملت کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سے سب سے اہم اس عہد الہی سے وفا ہے جو ایک مسلمان مکملہ لالہ اللہ کا اقرار کر کے کرتا ہے۔ یعنی توحید الہی اور محمد کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے محبت اور اس کا عمل اظہار۔ اللہ کی مدد و نصرت کا حصول صرف اسی صورت ممکن ہے کہ افراد امت توحید الہی کو اپنائیں، تعلیمات محمدی ﷺ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں اور شرک و معاصی سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ اگر ایسا کرنے میں آج کا مسلمان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر تمام قرآنی وعدوں کے مظاہر بھی انسان خود دیکھ لے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ کہ تم اللہ کے ہو جاؤ اللہ تمہارا حامی و مددگار بن جائے گا تب نہ تو دشمن کے ہتھکنڈے کسی کام کے رہیں گے اور نہ ہی اغیار کی شان و شوکت مسلمانوں پر غلبہ پاسکے گی اور اللہ کی معیت و نصرت مسلمانوں کو ہر دم حاصل رہے گی۔

﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الروم)
 ”ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔“

جو اللہ سے عہد و وفا نبھائے گا اللہ بھی اسے عزت و تکریم سے نوازیں گے اور شان و شوکت والی زندگی عطا فرمائیں گے۔ جو اللہ سے کیے وعدے سے روگردانی کرے گا تو پھر دنیا میں بھی ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوگی اور آخرت میں بھی ناکامی اور خسران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب مسلمان قوم اور حکومتوں کے لیے دین الہی کا پرچار و نفاذ سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ اور مقصد حیات بن جائے گا اور اسی کو وہ اپنے لیے دستور العمل سمجھیں گے اور تمام معاملات زندگی میں اسی سے رہنمائی لینے لگیں گے تب نصرت الہی بھی شامل حال ہوگی اور شان و شوکت اور عظمت و بلندی انہیں کا مقدر ٹھہرے گی اور آخرت میں بھی کامیابی انہیں کا دامن تھامے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

﴿وَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ (الحج)
 ”جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ بڑی قوتوں اور غلبے والا ہے۔“
 ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُومُ الْحَشْدُ﴾ (غافر)
 ”یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگی و دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے۔“

مسلمانوں کا توحید الہی کو تمام لوازمات کے ساتھ اپنانا اور شریعت محمدیہ ﷺ کا اپنے تمام معاملات زندگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرز پر نفاذ ہی اس چیز کا ضامن ہے کہ مسلمانوں پر سے خوف کے بادل چھٹ جائیں اور عزت و وقار والی پرامن زندگی گزاریں۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

گستاخ رسول کی سزا..... سترن سے جدا

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ". فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَسْلَمَةَ أَحَبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". قَالَ: فَأَذِّنْ لِي، فَأَقُولَ. قَالَ: "قَدْ فَعَلْتُ".] [رواہ بخاری]
 سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔“ یہ سنتے ہی سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے فوراً کہا: میں اے اللہ کے رسول! پھر عرض کی کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ تو عرض کیا پھر مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجیے (یعنی ایسی بات جس سے میں اس کی ہمدردی حاصل کر لوں) آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کا دوست تھا اور باہم کبھی کبھار ملتے بھی تھے۔ ایک دن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب سے ملنے کے لیے اس کے قلعے میں گئے اور باتوں باتوں میں کہا کہ یہ شخص یعنی رسول اللہ ﷺ ہم سے فقراء و مساکین کے لیے صدقہ اور زکوٰۃ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ میں اس وقت آپ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر کعب نے کہا: ابھی تو ابتدا ہے آگے چل کر تمہیں پتہ چل جائے گا اور تم اس سے آگتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تو ہم ان پر ایمان لے چکے ہیں اس وقت پیچھے ہٹنا مناسب نہیں۔ اب ہم انجام کے منتظر ہیں۔ اس وقت میری یہ خواہش ہے کہ آپ کچھ غلہ ہمیں ادھار دے دیں۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے مگر آپ کوئی چیز میرے پاس رہن رکھ دیں۔ انہوں نے پوچھا کیا چیز رہن رکھونا چاہتے ہیں؟ کعب نے کہا اپنی عورتوں کو میرے پاس رہن رکھ دیں۔ انہوں نے کہا یہ تو ساری عمر کے لیے عار ہے لوگ ہماری اولاد کو کہیں گے تم وہی ہونا جو تھوڑے سے غلے کے عوض رہن رکھے گئے تھے؟ ہاں ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھ دیتے ہیں۔ کعب نے یہ بات مان لی اور یہ وعدہ کیا کہ رات کی تاریکی میں آکر ہتھیار دے جائیں اور غلہ لے لیں۔ حسب وعدہ یہ لوگ رات کو کعب کے پاس گئے اور قلعہ کے باہر جا کر آواز دی۔ آواز سن کر کعب نے اپنے قلعے سے اترنے کا ارادہ کیا تو اس کی بیوی نے کہا: اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ کعب نے کہا محمد بن مسلمہ اور میرا دو دھ شریک بھائی ابونا سلمہ ہے کوئی غیر نہیں۔ بیوی نے کہا: مجھے اس آواز سے خون چپکتا نظر آ رہا ہے۔ وہ اپنی بیوی کے روکنے کے باوجود نیچے آ گیا۔

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو سمجھا دیا تھا کہ جب میں اس پر قابو پاؤں تو میرا اشارہ پاتے ہی اس کا سترن سے جدا کر دینا۔ جب کعب ان کے پاس آیا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج جیسی خوشبو تو میں نے کبھی محسوس نہیں کی، کیا آپ مجھے اپنے معطر سر کو سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا ہاں! اجازت ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خوب تعریف کی اور دوبارہ سونگھنے کی اجازت مانگی اس نے پھر اجازت دے دی۔ اس وقت انہوں نے بار بار سر کو سونگھا۔ اسی دوران اس کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ کر ساتھیوں کو اشارہ کر دیا جنہوں نے پل چھپکتے ہی اس کا سر قلم کر دیا اور رات کے آخری حصے میں حضور ﷺ کی خدمت میں اس گستاخ کو پیش کر دیا جسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان چروں نے فلاح پائی“ انہوں نے جو با عرض کی سب سے پہلے آپ کا چہرہ مبارک کامیاب ہوا۔ آپ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اس واقعہ سے کفر کی کڑواہٹ گئی۔

اپنے ماضی کو نہ بھولیں!

علامہ اقبال نے جس اسلامی جمہوری اور فلاحی مملکت کا تصور پیش کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، قائد اعظم محمد علی جناح کی مخلصانہ قیادت اور اسلامیان برصغیر کی جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانیوں سے اس تصور نے بہت جلد عمل کا روپ دھار لیا جس سے اسلامی اقدار کی فرمانروائی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا تھا۔ مگر ستم کی بات یہ ہے کہ نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ مقصد پورا ہوتا ہوا خورد بین سے بھی نظر نہیں آتا۔ ملکی معیشت میں سود اسی طرح موجود ہے۔ غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ اسی لیے ملک گاہے بگاہے ارضی و سماوی آفات کی زد میں آ جاتا ہے۔ غریب آدمی کو سر چھپانے کے لیے جھوپڑی بھی میسر نہیں، امیر لوگوں نے لندن اور دہلی کے مہنگے ترین علاقوں میں فلیٹ لے رکھے ہیں۔ یہاں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بہت سے کارخانے بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں مزدور بے کار ہو گئے ہیں۔ مہنگائی اس پرستراہ ہے۔

پچھلے دنوں حکومت نے ڈیزل 3 روپے لائٹ ڈیزل 8 روپے 29 پیسے اور مٹی کا تیل 8 روپے 9 پیسے سستا کر دیا ہے جبکہ پٹرول کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی گئی جبکہ عالمی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں انتہائی غلی سطح پر آگئی ہیں۔ حق تو یہ تھا کہ اسی تناسب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں بھی کمی کی جاتی تاکہ عوام کو کوئی ریلیف میسر آ جاتا حالانکہ مختصر عرصہ میں تیل کی مد سے حکومت نے 11 ارب ڈالر نفع حاصل کیا ہے۔ اگر عوام کی انگٹ شوئی کر دی جاتی تو ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتوں میں یقیناً کمی آ جاتی۔

حال ہی میں شہ سرخیوں کے ساتھ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ پنجاب کے وزراء، سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور ارکان اسمبلی کی تنخواہوں میں 200 فیصد اضافہ کے لیے حکومت اور اپوزیشن میں اتفاق ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی منظوری کے لیے سری ارسال کر دی گئی ہے اور پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں بل منظور کر لیا جائے گا۔ تجویز کردہ سری کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی تنخواہ 39,000 روپے سے بڑھا کر 120,000 کرنے، مہمان نوازی الاؤنس 20,000 سے بڑھا کر 40,000 کرنے، ہاؤس رینٹ 25,000 سے 50,000 کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ سپیکر پنجاب اسمبلی کی تنخواہ 37,000 سے بڑھا کر 110,000 کرنے، مہمان نوازی الاؤنس 12,000 سے بڑھا کر 24,000 کرنے، ہاؤس رینٹ 25,000 سے بڑھا کر 50,000 کرنے اور ٹی اے الاؤنس 5 روپے سے بڑھا کر 15 روپے فی کلومیٹر کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

ڈپٹی سپیکر کی تنخواہ 35,000 سے بڑھا کر 105,000، مہمانداری الاؤنس 10,000 سے بڑھا کر 20,000 اور ہاؤس رینٹ 20,000 سے بڑھا کر 40,000 کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اسی طرح وزراء اور ارکان اسمبلی کی تنخواہوں وغیرہ میں اضافے کی تجویز دی گئی ہے۔ ان کی تنخواہوں میں یکمشت اس قدر اضافے پر سرکاری ملازمین اور عوام میں شدید رد عمل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سرکاری ملازمین کے شدید اور بھرپور احتجاج پر ان کی تنخواہوں میں ساڑھے آٹھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ وزراء اور ارکان اسمبلی کوئی غریب آدمی نہیں ہیں۔ ان میں لینڈ لارڈ بھی ہیں، بزنس مین بھی ہیں۔ ان کے لیے مراعات کی اس قدر فراوانی اور عوام کو ریلیف سے محروم رکھنا مناسب نہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ حکمران اپنے ماضی کو فراموش نہ کریں۔ عوام سے رابطہ ان کے مسائل کا ادراک اور ان کی دلجوئی اچھا شعار بنائیں۔

آج دنیا میں مسلمان طرح طرح کے مسائل و مشکلات سے دو چار ہیں۔ ان کا قبلہ اول غیروں کے قبضہ میں ہے۔ فلسطین، مقبوضہ کشمیر، برما، بھارت اور بعض دیگر ممالک کے مسلمانوں کا جینا دو بھر ہو چکا ہے۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ خلافت راشدہ کا دور تاریخ اسلام کا سنہری دور تھا۔ بڑی بڑی طاقتیں مسلمان حکمرانوں کے نام سے لرزہ بر اندام تھیں۔ قیصر و کسریٰ ان کے زیر نگین تھے۔ آج بھی مسلمان حکمران اسی طرز حکمرانی پر عمل پیرا ہو جائیں تو وہ دنیا میں سر بلند اور اپنی عظمت رفتہ کے مالک بن سکتے ہیں۔ آئیے ذرا اپنے اسلاف کے احساس ذمہ داری، امانت و دیانت اور عدل و انصاف کے واقعات سے سبق حاصل کریں۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امانت کا یہ عالم تھا کہ خود اپنے نفس پر بیت المال سے جو وظیفہ لے کر آپ نے خرچ

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس

ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 ننگی کے بعد آسانی..... (حلقہ حرم)
- 9 شاہ سلمان آل سعود..... ایک قوی شخصیت
- 11 سعودی عرب سے ہمارا لگتی روحانی.....
- 12 رد قادیانیت..... مولانا ثناء اللہ امرتسری
- 15 آہ..... تھو سالوں کہاں سے
- 17 سلسلہ مقدس غزوات
- 18 مولانا محمد اسحاق بھٹی
- 19 محمد شریف..... (بادرفغان)
- 20 حاجی محمد یوسف چھٹی کا ساتھ ارحام
- 21 طب و صحت
- 23 اخبار الجماد

ادارہ سے چھپ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور تیل زر منیجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفتی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون 042-37720257 فیکس 042-37725525

email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

- سالانہ 600/- روپے
- ششماہی 350/- روپے
- بذر پیر دی بی 650/- روپے
- بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
- نی پرچہ 20/- روپے

سینیئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہد رو لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے قائدین کی حفاظت فرمائے اور انہیں قرآن و سنت کی بالادستی کے لیے مزید کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین!

ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام ومسائل

نہار منہ پانی پینا

سوال مجھے ایک پوسٹر ملا ہے جس میں نہار منہ پانی پینے کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ اس میں ایک حدیث کا حوالہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہار منہ پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ وہ حدیث کیسی ہے اور اس کی استنادی حیثیت واضح کریں۔

جواب جس حدیث کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے وہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نہار منہ پانی پیا“ اس کی طاقت کم ہو جائے گی۔“ (المجمع الاوسط للطبرانی: ج ۱ ص ۲۷۵)

لیکن یہ حدیث انتہائی ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے کیونکہ یہ اس معیار پر پوری نہیں اترتی جو صحت حدیث کے لیے محدثین کرام نے قائم کیا ہے۔ حدیث کے صحیح ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے نقل کرنے والے ثقہ اور قابل اعتبار ہوں۔ چنانچہ علامہ بیہقی نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن خالد الرضیعی ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد: ج ۵ ص ۸۷) محدث العصر علامہ البانی نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے: ”یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔“ (الاحادیث الضعیفہ: ج ۱ ص ۶۹، نمبر ۶۰۳۲) اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس حدیث کی سند میں زید بن اسلم اور اس کا بیٹا عبدالرحمن ہیں اور یہ دونوں محدثین کے ہاں ناقابل اعتبار ہیں۔ اس سلسلہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث بھی بیان کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے: ”جو زیادہ ہنستا ہے وہ بے عزت ہو کر رہ جاتا ہے جو زیادہ مذاق کرتا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے جو طفر و مزاح کا عادی ہے اس کا وقار جاتا رہتا ہے۔ جو نہار منہ پانی پیتا ہے اس کی قوت گھٹ جاتی ہے با توئی آدمی کثرت سے غلطیاں کرتا ہے جس کی کثرت غلطیاں ہوں اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ آگ کے لائق ہے۔“ (المجمع الاوسط نمبر: ۶۷۰۱)

اس حدیث کے متعلق بھی علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں چند ایسے آدمی ہیں جو غیر معروف ہیں لہذا یہ حدیث ناقابل اعتبار ہے۔ (مجمع الزوائد: ج ۱ ص ۳۰۲) اس کی وضاحت علامہ البانی نے کی ہے کہ اس کی سند میں ابوامیہ ایلی اور اس کا استاد زفر بن واصل غیر معروف ہیں لہذا اس کی سند اندھیرے پر اندھیرے ہیں۔ (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: ج ۱ ص ۷۰)

البتہ اطباء حضرات کی آراء بیان کی جاتی ہیں کہ نہار منہ پانی پینے سے جوڑوں کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ کچھ حکماء اس کے بہت فوائد بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں مروی احادیث صحیح نہیں ہیں۔ واللہ اعلم!

مرد عورت کی نماز میں فرق

سوال ہم نے کئی مرتبہ گھر میں عورتوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت زمین سے چپک جاتی ہیں اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب واضح رہے کہ نماز کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

⊗ ایک حصہ نماز کی ہیئت اور اس کے ادا کرنے کے طریقے پر مشتمل ہے جو تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک ہے اسے ہم اصل نماز سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”تم نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔“ (بخاری الاذان: ۳۶۱)

اس حدیث کے مطابق مرد و عورت دونوں کا نماز میں قیام کو ”قوۃ سجدۃ جلیہ استراحت“ قعدہ وغیرہ سب برابر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز کی ادائیگی کے لیے مرد اور عورت میں کسی قسم کے فرق کی کوئی نشاندہی نہیں کی۔ یہ فرق اپنی طرف سے ہے کہ عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین سے چپک جائیں اور مرد حضرات ایسا نہ کریں اور عورتیں نماز میں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف باندھیں کتاب و سنت میں اس کا کوئی فرق بیان نہیں ہوا ہے بلکہ امام ابوحنیفہؒ کے استاد امام ابراہیم نخعیؒ کا فتویٰ صحیح سند کے ساتھ ہاں الفاظ مروی ہے: ”نماز میں عورت بھی بالکل ایسے ہی بیٹھے گی جس طرح مرد بیٹھتا ہے۔“ (معصف ابن شیبہ حدیث نمبر: ۲۷۸۸)

⊗ دوسرا حصہ نماز سے متعلقہ چیزوں پر مشتمل ہے مثلاً لباس پردہ جماعت اور امامت وغیرہ اس میں مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں کچھ فرق حسب ذیل ہے:

- عورت کے لیے سر سے پاؤں تک کپڑے کا ہونا ضروری ہے جبکہ مرد کے لیے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ڈھانپنا نیز اس کے کندھوں پر کپڑا ہونا بھی ضروری ہے۔
 - مرد امام صف کے آگے نکل کر کھڑا ہوتا ہے جبکہ عورت امام صف کے اندر ہی کھڑی ہوگی اور وہ صرف عورتوں کی ہی جماعت کر دے گی۔
 - امام کے بھولنے پر مرد حضرات سبحان اللہ کہیں گے جبکہ عورت تالی بجا کر امام کو مطلع کرے گی۔
 - دوران جماعت مردوں کی پہلی صف کو بہتر قرار دیا گیا ہے جبکہ عورتوں کی آخری صف بہتر ہے۔
 - یہ فرق نماز سے متعلق مسائل میں ہے نماز کی ادائیگی سے متعلق نہیں۔ اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ نماز کی ہیئت میں فرق کرنا خود ساختہ ہے کتاب وسنت سے اس کی کوئی دلیل نہیں۔
- واللہ اعلم!

جلسہ استراحت

سوال جب نماز کی پہلی یا تیسری رکعت مکمل کر کے اٹھتے ہیں تو اطمینان و سکون سے بیٹھ کر اٹھنا چاہیے یا سجدہ کر کے اپنے قدموں کے بل سیدھا کھڑا ہونا چاہیے کتاب وسنت میں اس کے متعلق کیا صراحت ہے تفصیل سے اس کے متعلق وضاحت کریں۔

جواب پہلی اور تیسری رکعت کے آخری سجدہ سے فراغت سے جب اٹھا جاتا ہے تو آرام اور سکون سے بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان قائم کیا ہے: ”جو شخص اپنی نماز کی طاق رکعت میں سیدھا ہو کر بیٹھے پھر کھڑا ہو۔“ (بخاری الاذان باب نمبر ۱۴۱)

پھر اس عنوان کو ثابت کرنے کے لیے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا ایک مشاہدہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ طاق رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھے ہو کر اچھی طرح بیٹھ نہ لیتے۔ (بخاری الاذان: ۸۲۳)

طاق رکعت سے مراد پہلی اور تیسری رکعت ہے ان میں آخری سجدے سے فراغت کے بعد اچھی طرح سیدھے ہو کر بیٹھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تھے اس کی مزید وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے: ”رسول اللہ ﷺ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے سے اٹھتے اور اپنا بایاں پاؤں موڑتے ہوئے اسے بچھاتے اور اس پر بیٹھ جاتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے۔“ (ابوداؤد الصلوٰۃ: ۷۳۰)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے بیٹھتے تھے پھر زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے ان کے نزدیک جلسہ استراحت سنت نہیں ہے لیکن ان کی بات قطعی طور پر درست نہیں کیونکہ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں کہ آپ بڑھاپے یا کمزوری کی وجہ سے ایسا کرتے تھے اگر ایسا ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے ضرور بیان کرتے۔ اس لیے ہمارے رجحان کے مطابق جلسہ استراحت سنت ہے اور اس کی پابندی کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

زلزلے کیوں آتے ہیں؟!

سوال ماہ اکتوبر ۲۰۱۵ء کے بعد سے زلزلے بہت آ رہے ہیں اخبارات میں ان کے متعلق خبریں آتی رہتی ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں ہمیں ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ رہ سکیں۔

جواب اللہ تعالیٰ گناہوں کی پاداش میں زمین پر رہنے والے لوگوں کو مختلف قسم کے عذاب سے دوچار کرتا ہے تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور گناہوں سے باز آجائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم انہیں عذاب اکبر سے پہلے ہلکے عذاب کا مزہ چکھاتے ہیں تاکہ وہ ہماری طرف لوٹ آئیں۔“ (السجدہ: ۲۱)

دنیا میں عذاب کی ایک شکل زلزلوں کا آنا بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے زلزلوں کی کثرت کو قرب قیامت کی علامت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ علم اٹھا لیا جائے گا زلزلے بکثرت آئیں گے وقت کم ہوتا جائے گا فتنوں کا ظہور ہوگا اور قتل وغارت عام ہوگی یہاں تک کہ تمہارے ہاں مال و دولت کی بہتات ہوگی۔“ (بخاری الاستسقاء: ۱۰۳۶)

یہ زلزلے اللہ کی طرف سے ہمیں تنبیہ ہے کہ ہم گناہوں سے باز آجائیں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گذاریں یہ تو دنیا کے نظریے ہیں جو دنیا کے نظام کو تہہ وبالا کر دیتے ہیں جو قیامت کا زلزلہ ہے وہ بہت سخت اور سنگین ہوگا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ بلاشبہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہوگا جس دن تم اسے دیکھو گے کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔“ (الحج: ۲۱)

ہمارے نزدیک ان دنوں زلزلوں کی کثرت قیامت کی علامتوں میں سے ہے اور ان میں ہمارے لیے بہت تنبیہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم گناہوں سے باز آجائیں۔

تنگی کے بعد آسانی



4 رجب الثانی 1437ھ / 15 جنوری 2016ء

ظہانی

جناب حافظ یوسف سران

ظہانی

جناب محمد اجمل بھٹی / جناب عاطف الیاس

حمد وثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ یاد رکھو کہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے دنیا میں بھی اچھی زندگی ہے اور آخرت میں تو ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اے مسلمانو! سختیوں کی جگہ آسانی آ جانا، مشکلات کا زوال اور تمام معاملات میں سہولت چاہنا ہر نفس کی خواہش ہے۔ ہر نفس حتیٰ الامکان ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے، زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور تمام تر سہولیات کا حصول چاہتا ہے تاکہ زندگی خوشگوار ہو جائے اور تاکہ وہ دلکش اور دل آفریں بھلائیوں کے حصول میں کامیاب ہو جائے اور ڈرا دینے والی برائیوں سے

نجات حاصل ہو جائے۔ تاہم کچھ لوگ ایسے ہیں جو زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی مشکل کو بھی سمجھتے ہیں کہ بدترین برائی سر پر آن پڑی ہے، جس کے بعد نجات کے تمام دروازے بند ہو چکے

ہیں اور ہر راستہ روک دیا گیا ہے۔ یہ سوچ کر وہ خود سے تنگ ہو جاتے ہیں اور اپنی وسعت کے باوجود یہ ساری زمین ان پر تنگ پڑ جاتی ہے۔ پھر ان کے یہاں وہ چیز بھی بری ٹھہرتی ہے جو پہلے بھلی تھی۔ ان کے قرار اور سنورے معاملات بھی بکھرنے اور بگڑنے لگتے ہیں اور بدحواسی میں وہ ایسے کام اور باتیں کرنے لگتے ہیں جو نہ تو جائز ہیں اور نہ انہیں زیب ہی دیتی ہیں۔

تاہم پرہیزگار لوگ ہی حقیقی سعادت مند ہیں جو ایسے احوال میں یکسر الگ رویہ اور مختلف موقف رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کی واضح نشانوں اور آپ ﷺ کے فرمودات کو مد نظر رکھتے ہیں۔ یقین رکھتے ہیں کہ پروردگار نے ان کے ساتھ سچا وعدہ کیا ہے جو کبھی خلاف ہونے والا نہیں ہے۔ رب کریم نے انہیں بشارت دی ہے کہ سختی کے بعد

فراخی ضرور آتی ہے، مشکل کے بعد آسانی لازم آتی ہے اور شدید مصیبت کے بعد چھٹکارہ بھی نصیب ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ﴾

”حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے۔“

بے شک تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے۔“ (الافراح)

اسی طرح اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝﴾ (الطلاق)

”اللہ تنگ دہی کے بعد فراخ دہی بھی عطا فرما دے۔“

تاہم یہ خوش خبری چند معاملات سے مشروط ہے جن میں اوّلیں اور بنیادی چیز پرہیزگاری ہے، جو راہ رب

رب کریم نے انہیں بشارت دی ہے کہ سختی کے بعد فراخی ضرور آتی ہے۔ مشکل کے بعد آسانی لازم آتی ہے اور شدید مصیبت کے بعد چھٹکارہ بھی نصیب ہوتا ہے۔

کے متلاشیوں کا بہترین زاد راہ اور نیکی کی راہ پر چلنے والوں کا بہترین سامان ہے جو اولین و آخرین کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص نصیحت ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ﴾ (النساء: 131)

”تم سے پہلے جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

تقویٰ کے ذریعے سے متقی لوگ اپنے اور نافرمانی کے درمیان ایک روکنے والی، منع کرنے والی، بچانے والی، اور دفاع کرنے والی رکاوٹ بنا لیتے ہیں۔ اپنے ضمیر ہی میں متنبہ اور خبردار کرنے والا کھڑا کر لیتے ہیں۔ کوئی

یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

تقویٰ کے ذریعے سے متقی لوگ اپنے اور نافرمانی کے درمیان ایک روکنے والی، منع کرنے والی، بچانے والی، اور دفاع کرنے والی رکاوٹ بنا لیتے ہیں۔ اپنے ضمیر ہی میں متنبہ اور خبردار کرنے والا کھڑا کر لیتے ہیں۔ کوئی

یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

تقویٰ کے ذریعے سے متقی لوگ اپنے اور نافرمانی کے درمیان ایک روکنے والی، منع کرنے والی، بچانے والی، اور دفاع کرنے والی رکاوٹ بنا لیتے ہیں۔ اپنے ضمیر ہی میں متنبہ اور خبردار کرنے والا کھڑا کر لیتے ہیں۔ کوئی

یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

تقویٰ کے ذریعے سے متقی لوگ اپنے اور نافرمانی کے درمیان ایک روکنے والی، منع کرنے والی، بچانے والی، اور دفاع کرنے والی رکاوٹ بنا لیتے ہیں۔ اپنے ضمیر ہی میں متنبہ اور خبردار کرنے والا کھڑا کر لیتے ہیں۔ کوئی

یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

تقویٰ کے ذریعے سے متقی لوگ اپنے اور نافرمانی کے درمیان ایک روکنے والی، منع کرنے والی، بچانے والی، اور دفاع کرنے والی رکاوٹ بنا لیتے ہیں۔ اپنے ضمیر ہی میں متنبہ اور خبردار کرنے والا کھڑا کر لیتے ہیں۔ کوئی

عجب نہیں کہ انسان زندگی کے تمام تر مشکل معاملات کی آسانی اور راستے کی ہر گھٹائی اور ہر رکاوٹ پار کرنے کے لیے تقویٰ کو وسیلہ بنائے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝﴾

”جو شخص اللہ سے ڈرے، اللہ اُس کے معاملہ میں سہولت پیدا کر دیتا ہے۔“ (الطلاق)

احسان تقویٰ کا ایک لازمی نتیجہ ہے، چاہے احسان خود اپنے آپ کے ساتھ ہو۔ یعنی توحید و عبادت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس کے احکام کی پاسداری کے ذریعے سے اپنے نفس پر احسان کرنا۔ محبت، خوف، عبادت، عاجزی، امید، بھروسہ، خشیت، انکساری، نماز، قربانی، زکوٰۃ، روزہ، ذکر، صدقہ اور خشوع جیسی دیگر عبادات صرف اور صرف اللہ کے لیے سرانجام دینے کے ذریعے سے اپنے آپ پر احسان کرنا۔

یقیناً! یہی لا الہ الا اللہ کا تقاضا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

لائیق عبادت نہیں۔ یہی حقیقی بھلائی اور یقینی فلاح ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۖ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ۖ﴾ (الاعل)

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

اسی طرح اس کا ایک پہلو احسان الیٰ الغیر، یعنی دوسروں کے ساتھ احسان کرنا ہے، جیسے تمام لوگوں کو فائدہ دینے والے اور دوسروں پر اثر انداز ہونے والے اعمال سرانجام دینا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمال سے متصف ہے، جس طرح کہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

”تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیزگاری اختیار کی۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

ہے، وہ اپنے بندوں کو ان ہی صفات کے مطابق جزا دیتا ہے۔ وہ رحیم ہے چنانچہ رحم کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ پردہ پوشی فرمانے والا ہے، اپنے بندوں میں پردہ پوشی کرنے والوں کو ہی پسند فرماتا ہے وہ معاف کرنے والا ہے، چنانچہ دوسروں کو معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ درگزر کرنے والا ہے، چنانچہ لوگوں سے درگزر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مہربان ہے، چنانچہ لوگوں پر مہربانیاں کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سخت، تندخو، سخت دل، متکبر اور ظالم کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بہت رفیق ہے، وہ نرمی پسند کرتا ہے۔ حلیم ہے اور حلیمی پسند کرتا ہے۔ محسن ہے اور احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ انصاف کرنے والا ہے، انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ عذر قبول کرنے والا ہے اور اپنے بندوں میں معذرت قبول کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے بندوں میں ان صفات کی موجودگی یا

﴿قَالَ رَبِّ اشْفِنِي بِصَدَّقَتِي ۖ وَ يُبَشِّرْ لِيْ اَمْرًا نَّجِيًّا ۚ وَ اٰخُلًا عَقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۚ يَغْفِرُوْا قَوْلِيْ ۖ﴾ (طہ)

”پروردگار! میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے۔ میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔“

اسی طرح حضرت یونس کی دعا:

﴿اِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۚ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ (الانبیاء)

”نہیں ہے کوئی خدا مگر تُو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔“

یا حضرت محمد ﷺ کی دعا جو آپ ﷺ مشکل اوقات میں مانگا کرتے تھے: ”اے پروردگار! آسان وہی ہے جسے تو نے آسان بنا دیا، اور تو اگر چاہے تو مشکل ترین چیز کو بھی آسان ترین بنا دیتا ہے۔“ یہ دعائیں مانگتے وقت دعا کے آداب اور دعا کی سنتیں ملحوظ رہنی چاہئیں،

ایسی دعا کے ذریعے سے آسانی پائی جاسکتی ہے اور اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے مالا مال ہوا جاسکتا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهِ قَبِلْتُ لَکَ فَلَیْفَرَحُوْا ۚ هُوَ خَبِيْرٌ مَّتَّٰی یَجْمَعُوْنَ ۝﴾ (یونس)

”اے نبی! کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوش ہونا چاہیے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں“

دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد: اے اللہ کے بندو!

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

﴿وَ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۚ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۚ﴾

”پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔“

کی تفسیر کرتے ہوئے بعض اہل علم نے فرمایا ہے:

”یہ ایک عظیم بشارت ہے کہ جب بھی کسی شخص کیلئے کوئی مشکل اور تنگی آئے گی اس کے ساتھ ہی آسانی اور حل بھی آئے گا۔ حتیٰ کہ اگر تنگی گاہ کے سوراخ میں داخل ہو جائے تو

جب بھی کسی شخص کیلئے کوئی مشکل اور تنگی آئے گی اس کے ساتھ ہی آسانی اور حل بھی آئے گا۔ حتیٰ کہ اگر تنگی گاہ کے سوراخ میں داخل ہو جائے تو آسانی بھی اس سوراخ میں داخل ہو کر تنگی کو باہر نکال دے گی۔

عدم موجودگی کی وجہ سے جزایا سزا دیتا ہے۔ معاف کرنے والے کو اللہ معاف کر دیتا ہے، درگزر کرنے والے سے اللہ درگزر کرتا ہے، بندوں پر نرمی کرنے والے کے ساتھ نرمی کرتا ہے،

آسانی بھی اس سوراخ میں داخل ہو کر تنگی کو باہر نکال دے گی۔ جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:

﴿لَیَنْفَعَنَّ ذُوْ سَعَةِ مِّنْ سَعَتِهِ ۚ وَ مَن قُدِّرَ عَلَیْهِ رِزْقًا فَلَیَنْفَعْنِیْ مِمَّا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰهُ ۚ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُسْرًا ۝﴾

”خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے، اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اُسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اُسے مکلف نہیں کرتا، بعد نہیں کہ اللہ تنگ دتی کے بعد فراخی دتی بھی عطا فرمادے۔“ (العلاقہ)

گرامر کے اعتبار سے ”العسر“ پر الف لام عموم اور استغراق کا فائدہ دے رہا ہے، مطلب یہ کہ مشکل اور تنگی خواہ کتنی ہی سخت اور شدید کیوں نہ ہوں، بالآخر آسانی اور

جیسے دعا کو حمد باری تعالیٰ اور تعریف الہی سے شروع کرنا، آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا، قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا۔ بار بار دعا کرنا، جلد بازی نہ کرنا، یعنی یہ نہ کہنے لگ جانا کہ میں نے دعا کی تھی مگر میری دعا قبول نہیں کی گئی۔ اسی طرح دعا صرف اور صرف اللہ سے، گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اور نعمتوں کا اقرار کرتے ہوئے مانگنا۔ اللہ کے اسما و صفات، اعمال صالحہ اور زندہ نیک بندوں کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا، اگر ہو سکے تو با وضو ہو کے دعا کرنا۔ کھانے پینے میں حلال اپنانا، ناپاک اور حرام چیزوں سے گریز کرنا، دعا میں زیادتی سے بچنا، جیسے گناہ کی دعا یا رشتہ داروں کو، اپنے آپ کو یا گھر والوں کو یا اولاد کو بد دعا دینا۔ اسی طرح آداب دعا میں آواز غیر معمولی بلند نہ ہونے دینا بھی شامل ہے۔

جب اس طرح دعا مانگی جائے تو قبولیت اور رحمت الہی کی برکھا برسنے کی توقع زیادہ طور پر کی جاسکتی ہے۔

بندوں پر رحم کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔ بندوں پر احسان کرنے والوں پر احسان کرتا ہے۔ یہاں امام ابن قیم رحمہ اللہ کی بات ختم ہو گئی ہے۔

احسان کی ایک شکل یہ ہے کہ مقروض سے قرض کے تقاضے میں نرمی کی جائے۔ یا تو اسے مہلت دے دی جائے یا اسے معاف ہی کر دیا جائے۔ حدیث نبوی میں ارشاد ہے: ”جو کسی تنگ دست کے ساتھ اس دنیا میں آسانی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں جگہ اس کے لیے آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

اگر ان صفات سے متصف ہونے کے ساتھ ساتھ صدقہ بھی کیا جائے اور انسان آداب کا لحاظ رکھے تو دعا کی قبولیت کی توقع کی زیادہ جاسکتی ہے۔ آداب یہ ہیں، پروردگار سے وہ دعا مانگی جائے جو اللہ کے چنیدہ بندے مانگا کرتے تھے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے:

”موسیٰ نے عرض کیا:

بہترین تزکیہ کرنے والے ان کا تزکیہ فرما دے۔ اے اللہ! ہمارے دین کی اصلاح فرما جو ہماری آخرت کا ضامن ہے اور ہماری دنیا کی اصلاح فرم جس ہماری معیشت کا سامان ہے اور ہماری آخرت کی اصلاح فرما جہاں ہمیں لوٹنا ہے۔ ہماری زندگی کو ہر خیر و خوبی میں اضافے کا باعث بنا اور ہماری موت کو ہر شر سے راحت کا باعث بنا۔ اے اللہ! ہم تم سے نیک کام کرنے کی توفیق، برے کاموں سے بچنے، مساکین کی محبت، تیری بخشش اور رحمت کا سوال کرتے ہیں اور تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو ہمیں بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لینا۔

اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام بہتر بنا دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا دے دے، ہمارے فوت شدگان پر رحم فرما، ہماری نیک خواہشات پوری فرما اور ہمارا خاتمہ نیک اعمال پر فرما۔ آمین!

شاہ سلمان آل سعود

بقیہ

جائے گا۔ جدہ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ شریف جانے کے لیے ریل گاڑی ان دنوں آزمائشی بنیادوں پر چلنا شروع ہوگئی ہے۔ بہت جلد ریاض سے مکہ تک دنیا کی تیز ترین رفتار والی گاڑی چلنا شروع ہو جائے گی۔

مجموعی طور پر سعودی عرب میں امن اور چین ہے۔ حکومت ہر طرف بے شمار منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ حرمین الشریفین کی ترقی اور وہاں رُوبہ عمل آنے والے منصوبے اتنے بڑے ہیں کہ ہمارے وہم و گمان سے بھی زیادہ سرمایہ ان پر خرچ ہو رہا ہے۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی براہ راست نگرانی اور امام کعبہ شیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس کی ہدایت کے مطابق جب دو سال بعد حرمین کی توسیع مکمل ہوگی تو حرم شریف دیکھنے والا ہوگا۔ اس وقت حرم شریف میں 55 ہزار آدمی ایک گھنٹے میں طواف کرتے ہیں۔ جب توسیع مکمل ہو جائے گی تو ایک لاکھ پانچ ہزار افراد ایک گھنٹے میں طواف کر سکیں گے۔

سعودی عرب میں کم و بیش بائیس لاکھ پاکستانی مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ پاکستانی اس ملک

سمولت ضرور میسر آتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! بلاشبہ یہ اس شخص کے لیے عظیم خوشخبری ہے، جسے تنگی نے گھیر لیا ہو، جو مشکلات کا شکار ہو جائے، جسے چاروں طرف سے مصائب اور تکالیف نے گھیر لیا ہو، اسے ہر طرف سے اہل اسلام کی دردناک خبریں ملتی ہوں، اہل فلسطین، شام اور خصوصاً مضافیا اور فوجہ کے مظلوم لوگ جنہوں نے ہر طرح کا دردناک عذاب چکھا ہے، انہیں بھوک، سردی، پیاس اور مانی و جانی نقصان نے اذیت ناک زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ظالم و سرکش دشمنوں کے سخت گھیراؤ نے انہیں جکڑ رکھا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِمْتَازًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَجِئُ الْمَكْرَ السَّيِّئِ إِلَّا بِأَهْلِهِ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سَكَنَ الْأَوَّلِينَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَا كُنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا﴾ (فاطر)

”یہ زمین میں اور زیادہ تکبر کرنے لگے اور بری بری چالیں چلنے لگے، حالانکہ بری چالیں اپنے چلنے والوں ہی کو لے بیٹھتی ہیں اب کیا یہ لوگ اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ پچھلی قوموں کے ساتھ اللہ کا جو طریقہ رہا ہے وہی ان کے ساتھ بھی برتا جائے؟ یہی بات ہے تو تم اللہ کے طریقے میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم کبھی نہ دیکھو گے کہ اللہ کی سنت کو اس کے مقرر راستے سے کوئی طاقت پھیر سکتی ہے۔“

ان مظلوموں کو عنقریب فتح و نصرت کی خوشخبری ہو۔ بہت جلد ان کے دکھ دور ہو جائیں گے، ان کی مشکلات حل ہو جائیں گی، ان کی مصیبت اور آزمائش ختم ہو جائے گی، انہیں اس جنگ اور تکلیف سے امن حاصل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

تمام اہل اسلام کی مدد و حمایت سے انہیں کامیابی حاصل ہوگی۔ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ اور اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھو۔ اللہ کے سچے وعدے کی تکمیل کا یقین رکھو، یقیناً وہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے، وہ یقیناً اس تنگی کے بعد آسانی عطا کرے گا، ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے سردار محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

اے اللہ! ہمارے نفسوں کو تقویٰ عطا فرما۔ اے

میں بے حد خوش ہیں۔ اکا دکا واقعات کو چھوڑ کر یہاں سے پاکستانی واپس نہیں جانا چاہتے۔ چند ہفتے پہلے کی بات ہے راقم الحروف سعودی عرب میں پاکستانی سفیر جناب منظور الحق صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ بات پاکستان سعودی عرب کے مضبوط تعلقات سے چلتی چلتی یہاں موجود لیبر کے مسائل پر چلی گئی۔ ہم نے اتفاق کیا کہ لیبر قوانین کی خلاف ورزی ہر ملک میں اور ہر جگہ ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی مزدوروں کے بے شمار مسائل ہیں۔ ان کے حقوق کو پامال کیا جاتا ہے۔ میں نے عزت مآب سفیر پاکستان سے پوچھا کہ مہینہ میں آپ کے پاس کفیل کے خلاف کتنے کیس آتے ہیں؟ تو انھوں نے جو تعداد بتائی، اس کے جواب میں ہم دونوں متفق تھے کہ اس سے کہیں زیادہ کیس تو ہر روز پاکستان کی عدالتوں میں جاتے ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے پیش نظر تھی کہ ان مقدمات میں سے کتنے ہی مقدمات جھوٹی شکایات پر مبنی بھی ہوں گے۔ اگر کوئی شخص غیر جانب دار ہو کر سعودی عرب کے حالات کا تجزیہ کرے تو وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہاں پر جتنی خیر اور برکت ہے اور لوگ مزے میں ہیں وہ دنیا کے کسی اور ملک میں شاید ہی لوگوں کو حاصل ہو۔

بسیلہ مقدس غزوات

بقیہ

السیر: ص ۸۲ زاد المعاد: ۲/۲۱۳

سیدنا ابوسلمہ

ابوسلمہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی والدہ سیدہ برہ بنت عبدالمطلب نبی کریم ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد اور رضاعی بھائی تھے۔ انہیں غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل رہی۔ بعد ازاں غزوہ احد میں شریک ہو کر شدید زخمی ہوئے اور پھر اللہ کے فضل سے وہ تمام زخم مندمل بھی ہو گئے۔

مگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ محرم ۳ھ میں ”سریہ قطن“ سے واپسی پر آپ کے وہ زخم دوبارہ کھل گئے اور آپ جمادی الثانیہ ۴ھ میں اپنے رب سے جا ملے اور مکین خلد بریں ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔ آمین!

.....



دلوں میں پاکستان اور اس کے عوام کے بارے میں بڑے ہی اچھے اور عمدہ خیالات ہیں۔

شہزادہ سلمان اس وقت بالکل نوجوان تھے۔ جب انہوں نے اپنے بڑے بھائی شاہ سعود بن عبد العزیز کے ساتھ پاکستان کا پہلا دورہ کرتے ہیں۔ اس وقت خواجہ ناظم الدین پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔ انہیں پاکستان کا دورہ اور خواجہ ناظم الدین سے ملاقات خوب یاد تھی۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز ہی خواجہ ناظم الدین سے کیا۔ اپنی یادداشتوں کو تازہ کرتے ہوئے انہوں نے پاکستانی عوام اور ان کی محبتوں کا ذکر کیا جو انہیں اس سفر میں حاصل ہوئیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کا ذکر ہوا اور پھر ہماری گفتگو کا رخ اسلامی اور سلفی دعوت اور اس کو درپیش چیلنجز کی طرف مڑ گیا۔ مجھے یاد ہے کہ محترم جناب ساجد میر صاحب نے انہیں پاکستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دعوتی سرگرمیوں اور دیگر امور کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے ہمیں ہدایات اور مشورے بھی دیے۔ وہ وسیع المطالعہ شخصیت ہیں۔ میرے علم میں ہے کہ ان کی ذاتی لائبریری بڑی وسیع ہے۔ وہ علم دوست ہیں۔ مجھے یاد آیا کہ میں نے اس موقع پر انہیں دارالسلام کی طرف سے شائع ہونے والی شاہکار کتاب، 'کتب ستہ' بھی پیش کی۔ اس ایک مجلد میں احادیث کی چھ مشہور کتابوں بخاری، مسلم، ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کو ایک جلد میں جمع کر کے

میں نے آل سعود میں جو نمایاں خوبی دیکھی ہے وہ ان کی تواضع ہے۔ مہمانوں کی عزت اور قدر شناسی کوئی ان سے سیکھے۔ حقیقی ضیافت کا مزا تو سعودیوں کے ہاں آتا ہے، عقیدہ توحید اور سنت مطہرہ پر سختی سے کاربند ہونا ان کی نمایاں ترین خوبیوں میں سے ہے۔

اٹلی سے دنیا کے سب سے اعلیٰ ورق پر شائع کیا گیا ہے۔ اس میں 2772 صفحات ہیں اور اس کا سائز A4 کا ہے۔ انہوں نے شکر یہ کے ساتھ کتاب وصول کی۔ چند تعریفی جملے کہے۔ اس دوران ہم نے ان کے ساتھ عربی قبوہ پینے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ ملاقات کوئی آدھ پون گھنٹہ جاری رہی ہوگی۔ ان کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں میں مجھے اندازہ ہوا کہ وہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ یہ بات معروف ہے کہ آل سعود کے خاندانی معاملات کو حل کرنے میں انہیں یدِ طولیٰ حاصل ہے۔

1963ء میں جب ان کی عمر صرف 19 سال تھی، انہیں ان کے بھائی شاہ سعود بن عبد العزیز نے ریاض کا گورنر بنادیا۔ وہ کم و بیش 50 سال تک اس عظیم عہدے پر

کے ہم غلام گردشوں سے گزرتے ہوئے جب امیر سلمان کے دفتر میں پہنچے تو بڑی گرم جوشی سے ہمارا استقبال ہوا۔ ہمیں کمرہ خاص میں بٹھایا گیا۔ پروٹوکول آفیسر نے بڑے ادب سے دروازہ کھولا۔ سامنے نہایت خوبصورت کرسیاں سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔ ہمیں وہاں بٹھایا گیا اور اس کے ساتھ ہی عربی قبوہ آگیا۔ عربی قبوہ اور کھجوروں سے مہمان نوازی عربی کلچر کا حصہ ہے۔ عربی قبوہ کا اصل مزا تو عرب ممالک اور بطور خاص نجد میں ملتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم امیر سلمان بن عبد العزیز کے عالی شان دفتر میں تھے۔ ان کا دفتر غیر معمولی حد تک بڑا تھا۔ دفتر کے ایک کونے میں ان کی بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی، وہ اپنی کرسی پر فائلیں دیکھنے میں مصروف تھے۔ میں نے دور سے اپنے وقت کے

شاہ سلمان بن عبد العزیز آل سعود دنیا کے طاقتور ترین حکمرانوں میں سے ایک ہیں۔ وہ 1936ء میں ریاض میں پیدا ہوئے۔ لمبے قد اور مضبوط جسم کے شاہ سلمان سے جناب پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ساتھ راقم الحروف کو دو مرتبہ ان کے دفتر میں ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جب یہ ملاقاتیں ہوئیں، اس وقت وہ ریاض کے گورنر تھے۔ پاکستان کے ساتھ گہری محبت کرنے والے شاہ سلمان نے پاکستان کا پہلا سرکاری دورہ اس وقت کیا تھا جب ابھی پاکستان نیا بنا تھا۔ پاکستان کو سب سے پہلے جن ممالک نے تسلیم کیا ان میں اول ملک سعودی عرب تھا۔ یہ 1998ء کی بات ہے۔ پروفیسر ساجد میر صاحب سعودی عرب ریاض میں تشریف فرما تھے کہ مجھے ریاض کے گورنر ہاؤس سے فون آیا

کہ کل گیارہ بجے صبح جمعیت اہل حدیث کے وفد کی جناب الامیر سلمان بن عبد العزیز سے ملاقات ہے۔ سمو الامیر سلمان سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ جس کے نقوش آج بھی ذہن

طاقتور ترین گورنر کو دیکھا۔ یہ دور شاہ فہد بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا تھا جو بلاشبہ سعودی عرب کا سنہرا دور تھا۔ سعودی عرب میں حقیقی ترقی شاہ فہد ہی کے دور میں ہوئی۔ دفتر کے چاروں طرف درجنوں کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ ہمیں اندر آتے دیکھ کر وہ کرسی سے اٹھے اور بائیں جانب ترتیب سے رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف آگے بڑھے۔ اس دوران ہم بھی ان کے قریب آچکے تھے۔ جناب پروفیسر ساجد میر صاحب آگے تھے، انہوں نے آپس میں روایتی معافتحہ کیا۔ اب میری باری تھی، مجھے بھی معافتحہ کرنے اور ہاتھ ملانے کا اعزاز ملا۔ میرے پیچھے ایک سعودی کی باری تھی۔ انہوں نے ہمیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ گفتگو کا آغاز پاک سعودی دوستی کے حوالے سے ہوا۔ سعودی حکام کے

میں تازہ ہیں۔ مجھے سعودی عرب میں رہتے ہوئے کوئی 36 سال گزر چکے ہیں۔ اس دوران مجھے آل سعود کے کئی ایک معزز شہزادوں اور وزراء سے ملنے کا متعدد بار موقع ملا ہے۔ میں نے آل سعود میں جو نمایاں خوبی دیکھی ہے وہ ان کی تواضع ہے۔ مہمانوں کی عزت اور قدر شناسی کوئی ان سے سیکھے۔ حقیقی ضیافت کا مزا تو سعودیوں کے ہاں آتا ہے، عقیدہ توحید اور سنت مطہرہ پر سختی سے کاربند ہونا ان کی نمایاں ترین خوبیوں میں سے ہے۔ ریاض کا گورنر ہاؤس بلاشبہ بڑا ہی خوبصورت ہے۔ یہ ریاض شہر کے وسط میں اسی جگہ ہے جہاں صدیوں سے ان کے آباء و اجداد کے محلات تھے۔ پروٹوکول کو ہماری آمد کی اطلاع تھی۔ اس لیے ہمارے ساتھ بڑا خصوصی سلوک ہوا۔ بغیر کسی رکاوٹ

فائز رہے۔ اگر ریاض شہر کو دیکھیں تو یہ آپ کو نہایت خوبصورت چمکتا دمکتا، روشنیوں میں ڈوبا ہوا بہت بڑا شہر نظر آئے گا۔ ہر چند کہ آجکل شہر کے مختلف حصوں میں میٹروٹین کے لیے کھدائی ہو رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود ریاض ایک ماڈرن شہر ہے۔ جس کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ایک مقامی اندازے کے مطابق 50 لاکھ افراد ریاض شہر میں بستے ہیں۔ اگر ریاض کے اطراف میں بسنے والی آبادیوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو پھر اس کی آبادی 70 لاکھ سے متجاوز ہے۔ ریاض شہر کی تعمیر اور ترقی میں شاہ سلمان کا بڑا اہم کردار ہے۔ کیونکہ وہ پچاس سال تک اس کے گورنر رہے۔ شاہ سلمان بن عبد العزیز کی عمر اس وقت ۸۰ سال ہے۔ انھیں حکومت سنبھالے ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے، انھوں نے اپنے بڑے بھائی شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اقتدار سنبھالا تھا۔ انھوں نے حکومت سنبھالنے کے بعد بڑے جرأت مندانہ فیصلے کیے۔ ان میں سب سے اہم فیصلہ اپنے 55 سالہ بیٹے صاحب السمو الملکی امیر محمد بن نایف کو ولی عہد اور ان کے بعد اپنے تین سالہ بیٹے محمد بن سلمان کو نائب ولی عہد مقرر کرنا ہے۔

اس طرح سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی بار اقتدار آل عبد العزیز کی دوسری نسل کو منتقل ہو گیا ہے۔

جہاں تک ان کے ولی عہد کا تعلق ہے تو امیر محمد بن نایف نہایت

منجھی ہوئے تجربہ کار شخصیت ہیں۔ ان کے پاس وزارت داخلہ کا اہم ترین منصب ہے۔ انھیں اپنے والد شہزادہ نایف بن عبد العزیز کی سرپرستی میں کام کرنے کا وسیع تجربہ ہے۔ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کا ہے۔ سعودی عرب بھی ان ممالک میں سے ہے جن کو اس کے ایک بڑے ہمسایہ ملک سے مسلسل خطرہ ہے۔ شہزادہ محمد نے جس عمدہ طریقے اور پوری دانائی کے ساتھ دہشت گردی پر قابو پایا ہے، اُس کا حقیقی کریڈٹ شاہ سلمان بن عبد العزیز اور مملکت کے اعلیٰ حکام کو جاتا ہے۔

شاہ سلمان ایک راسخ العقیدہ بچے اور کھرے مسلمان ہیں۔ عقیدہ توحید ان کے رگ و پے میں داخل ہے۔ شاہ سلمان کے خاندان کی اسلام سے وابستگی اور

دینی اقدار کی سرپرستی شروع دن سے مسلمہ ہے۔

وہ سعودی عرب کی جمعیت تحفظ القرآن ریاض کے اعزازی سربراہ بھی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اُن بے شمار اداروں کے اعزازی سربراہ ہیں جو انسانیت کی خدمت کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔

ان کی اسلام دوستی اور دین سے گہری وابستگی کا بھرپور اظہار اس وقت ہوا جب ستمبر 2015ء میں امریکی صدر اوباما نے اپنی زوجہ مشعل اوباما کے ساتھ سعودی عرب کا دورہ کیا۔ کروڑوں افراد دیکھ چکے ہیں کہ امریکی صدر اپنے بھاری بھرکم وفد کے ساتھ ریاض پہنچتے ہیں۔ سرکاری طور پر وفد کا پرتپاک استقبال ہو رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجائے جا رہے ہیں۔ امریکی صدر سعودی عرب کے وزراء شہزادوں اور اعلیٰ عہدے داروں سے ہاتھ ملا رہے ہیں کہ ادھر سے عصر کی اذان کی آواز شاہ سلمان کے کانوں میں پڑتی ہے، وہ سارے پردو کو ل کو اس کے حال پر چھوڑ کر کائنات کے رب کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ امریکی صدر اور ان کا وفد درطہ حیرت میں گم ہیں کہ ان کو کیا ہوا ہے؟ یہ سب کے سب کہاں چل دیے؟ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب شاہ

شاہ سلمان ایک راسخ العقیدہ بچے اور کھرے مسلمان ہیں۔ عقیدہ توحید ان کے رگ و پے میں داخل ہے۔ شاہ سلمان کے خاندان کی اسلام سے وابستگی اور دینی اقدار کی سرپرستی شروع دن سے مسلمہ ہے۔

سلمان مسجد کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ استقبال میں مصروف تمام سعودی بھی مسجد کی طرف چل دیے۔

میڈیا براہ راست استقبال دکھا رہا تھا۔ آج بھی آپ یوٹیوب پر امریکی صدر اور اس کے ساتھ کھڑے عہدے داروں کو پریشان حال دیکھ سکتے ہیں۔ پوری دنیا میں اس نوعیت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

ان کو کیا معلوم کہ اسلام میں نماز کی کتنی اہمیت ہے۔ یہاں پر تو عین جہاد کے وقت بھی مسلمان نماز نہیں چھوڑتے۔ شاہ سلمان کا فوراً نماز کے لیے روانہ ہونا ان کی اسلام کے ساتھ غایت درجہ محبت کا روشن ثبوت ہے۔ انھوں نے اپنے اس طرز عمل سے پوری دنیا کو پیغام دیا کہ ہم پہلے مسلمان ہیں، اس کے بعد حکمران ہیں۔

شاہ سلمان کی حکومت کا پہلا سال اس لحاظ سے بھی قدرے مشکل تھا کہ سعودی عرب کے جنوب میں یمن کے حوثی باغیوں نے فتنہ و فساد کے ساتھ سر اٹھا لیا۔ سعودی سرحدوں کی خلاف ورزی کی۔ حرمین شریفین پر قبضہ کرنے، وہاں پر پہنچنے اور حکومت قائم کرنے کے چھوٹے دعوے کیے اور لوگوں کو اس کے خواب سنائے۔ حوثی باغی جوشیعوں کے مخصوص مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہیں، انھیں ایران کی واضح حمایت اور مدد حاصل ہے۔ ایران کی طرف سے دیے گئے اسلحہ اور دیگر بے پناہ مالی امداد کے نتیجے میں وہ یمن کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو گئے تھے مگر ان کا زور اور قوت عرب ممالک کی متحدہ فوج نے توڑ دی ہے۔ اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے حوثی باغیوں کی قوت بڑی حد تک دم توڑ چکی ہے۔ ان کا بیشتر اسلحہ تباہ کیا جا چکا ہے۔ بڑے بڑے شہر اور علاقے ان کے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ یعنی حقیقی فوج نے بڑی حد تک اس فتنہ پر قابو پایا ہے۔

ادھر سعودی عرب کی بہادر افواج اپنے قائد اور سالار شاہ سلمان بن عبد العزیز کی قیادت میں سرحدوں پر چوکس کھڑی ہیں۔ وہ دشمن کی ہر طرح کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے پورے طور پر مستعد ہیں۔

راقم الحروف کو دنیا کے بہت سے ممالک کے سفر کا موقع ملا ہے۔ الحمد للہ! سعودی عرب دیگر تمام ممالک کے مقابلہ میں پر امن ہے۔ یہاں اب بھی پٹرول پوری دنیا سے سستا ہے۔ کھانے پینے کی اشیاء بڑی سستی اور وافر

مقدار میں ہیں۔ یہاں بجلی یا گیس کا کوئی مسئلہ نہیں۔ لوڈ شیڈنگ کا کوئی تصور نہیں۔ یہاں کے عوام اور قبائل شاہ سلمان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ شاہ سلمان بھی اپنے عوام کے سچے خیر خواہ ہیں، وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ اپنے عوام کے لیے سعودی حکومت نے درجنوں ایسے کام کیے ہیں جن میں عوام کو بے حد ریلیف (Relief) ملی ہوئی ہے۔ ضرورت کی تمام بنیادی اشیاء میسر ہیں۔ سعودی باشندوں کے لیے تعلیم اور میڈیکل کی سہولت بالکل مفت ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں سعودی نوجوان حکومت کے خرچ پر بیرون ملک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ملک میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اگلے چند سالوں تک ریلوے کا نظام پورے ملک میں پھیل جائے گا۔

بقیہ

مولانا محمد اسحاق بھٹی

سعودی عرب سے ہمارا قلبی، روحانی اور ایمانی تعلق

عالم اسلام کے اتحاد میں خادمین حرمین شریفین کی خدمات عدیم المثال ہیں
چیرمین تحفظ حرمین شریفین، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل علامہ علی محمد ابوتراب سے گفتگو

موجود ہے۔ ہم یا کوئی دوسرا سعودی قوانین عدالتی امور اور سزاؤں کے خلاف کس طرح انگلی اٹھا سکتا ہے؟ ایران کی طرف سے شیخ نمر کی سزائے موت کے حوالے سے پروپیگنڈہ قابل افسوس ہے۔ ہم تہران میں سعودی سفارتخانہ پر مظاہرین کے حملہ اور اسے آگ لگانے کی مذمت کرتے ہیں۔ اگر اس طرح ایک دوسری ریاست اور اس کے قانون پر بحث اور رد عمل کا سلسلہ شروع ہو گیا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ 34 ممالک کے اسلامی اتحاد کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ ابوتراب نے کہا کہ اسلامی ممالک کا یہ گریڈ الاٹنس وقت کی ضرورت ہے، جس طرح اسلامی ممالک نے سعودی عرب کی غیر متزلزل قیادت میں اس اتحاد کی داغ بیل ڈالی دراصل وہ سعودی عرب کی ان کوششوں کو خراج تحسین پیش کرنے کا ایک سبب ہے جس کے تحت خادم حرمین شریفین عالم اسلام کے لیے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کی غیر مشروط حمایت اور 34 ملکی اتحاد کی ”خاموش تائید“ بھی پاکستانی قوم کی ترجمانی کا مظہر ہے۔ پاکستان کا کردار کیسا دیکھ رہے ہیں؟ اس سوال سے قبل میں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ عناصر پاکستان میں فرقہ وارانہ اور مسالک کا طوفان اٹھانا چاہتے ہیں لیکن قوم ایسا نہیں ہونے دے گی۔ عالمی سامراج ایک عرصے سے پاکستان کے امن اور اس کی ترقی کے ورپے ہے اس لیے وہ بہانے تراش کر یہاں قیام امن کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ الحمد للہ! آج کے حالات پروپیگنڈے کے حق میں نہیں ہماری قوم باشعور ہے حالات اور حقائق پر نظر رکھتی ہے۔ صرف پاکستان میں ہی نہیں پورے عالم اسلام میں فرقہ واریت کی آندھی چلنا ناممکن نہیں۔ ایک خدا، ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن کے ماننے والے اپنے مشترکہ مفادات اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے کئی طور پر بیدار ہیں۔ مسلمان کے نزدیک حرمین شریفین کا تحفظ انہیں زیادہ عزیز ہے۔ ان شاء اللہ قوم اس مشن سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ پاکستان کا سعودی عرب سے قلبی، روحانی اور ایمان تعلق ہے اور ان شاء اللہ رہے گا۔

عالم اسلام کے استحکام، مضبوطی اور اتحاد میں سعودی عرب کا کردار آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ امت خادم حرمین شریفین کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مسلمانوں کی مختلف مغرب کا رویہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ تہہ در تہہ چھپی سازشوں نے امت کے گرد خطرات کے مہیب سائے ہویدا کر دیئے ہیں۔ ایسے پرخطر حالات میں سعودی عرب اور پاکستان کی قائدانہ کردار وقت کی ضرورت ہے۔ یہ اور اس جیسی باتیں ایک خصوصی نشست میں ممتاز عالم دین چیرمین تحفظ وفاق حرمین کونسل نائب صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث، رکن اسلامی نظریاتی کونسل علامہ علی محمد ابوتراب نے کئیں..... سعودی وزیر خارجہ عادل بن احمد الجعیر اور وزیر دفاع محمد بن سلمان السعود سے پہلے دورہ پاکستان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ دو... سے پاکستان اور سعودی عرب کے بے مثال تعلقات کا اعادہ ہوا۔ سعودی عرب کی طرف سے سزائے موت کے قانون پر عمائد آراء کو فرقہ وارانہ انداز سے دیکھنا افسوس ناک ہے اور جو عناصر موجودہ صورتحال میں پروپیگنڈہ کر رہے ہیں انہیں ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ علامہ ابوتراب کا کہنا تھا کہ سعودی عرب میں دہشت گرد مقدمات کی سماعت کے لیے قائم کی گئی خصوصی عدالت 2008ء سے اب تک 55 دہشت گردوں کو سزائے موت دے چکی ہے۔ گزشتہ 8 برس کے دوران 6122 افراد پر دہشت گردی کے الزامات عائد کئے گئے ان میں 104 افراد نے خصوصی عدالت کے فیصلوں کیخلاف اپیل کی۔ اور 163 افراد بری ہوئے۔ یاد رہے جن افراد کو بے گناہ ثابت ہونے پر بری کیا گیا انہیں زرتانی کے طور پر ڈیڑھ کروڑ ریال بھی ادا کئے گئے۔ مذکورہ بالا صورتحال سے سعودی عرب کی انسان دوستی واضح ہو جاتی ہے۔ ایک سوال پر رکن اسلامی نظریاتی کونسل نے بتایا کہ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں اپنے اپنے ریاستی قوانین کے تحت مجرموں کو پھانسی دی جا رہی ہے۔ سعودی عرب کا معاملہ سب ممالک سے اس لیے مختلف ہے کہ یہاں قرآن و سنت کی روشنی میں سزاو جزا کا قانون

پسروری صاحب نے دل سے نکلے اور بسرعت رقم کئے اپنے کالم میں لکھا: ”خاکہ نویسی ہی ان کی وجہ شہرت تھی اور یہی ان کا اصل فن تھا۔“ جی ہاں اور خوش قسمتی سے اس فن کو موصوف کے ”نوٹو گرافک“ حافظ نے چار چاند لگا دیئے تھے۔ دراصل بھی صاحب کسی ماہر مجسمہ ساز کی سی چابکدستی سے اپنے ممدوح کی یوں صورت گری کرتے کہ قاری اپنے پردہ ذہن پر ممدوح کی شخصیت کو منظر و پس منظر کے مکمل تناظر میں محو خرام، محو کلام اور امور زیست سے شاد کام ہوتے دیکھ لیتا۔ کس طرح سے ان کی یاد چلی آتی ہے۔ ایک بار اس عاجز کے ایک گوشہ گیر سے فکاہی فی وی پروگرام! smile pleas کو آنجناب نے شرکت کا شرف بخشا۔ سوالنامہ پیش کیا تو حیرت سے مجھے دیکھا اور فرمانے لگے: ”تجھے میری حیات رفتہ کی ایسی گہری باتیں کس نے بتا دیں؟“ عرض کیا آپ کی کتابوں نے۔ خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کی نسل تو پڑھتی نہیں تم کیسے پڑھ لیتے ہو؟ پھر اس دن سے محبت و درپردہ ہو گئی اور اس بیچند ان کو انہوں نے ہمیشہ محبت و دعا سے یاد رکھا۔ وہ پروگرام تو خیر موصوف کی مخصوص شگفتگی سے جی اٹھا تھا، مگر یہیں ایک موقع پر بھی صاحب کی آواز رد کی دھوپ سے کملائی گئی، کہنے لگے: بات یہ ہے کہ میرے سب یار نیلی مجھے چھوڑ کے جا چکے ہیں اور اب میں بالکل اکیلا رہ گیا ہوں۔ صرف احترام کرنے والے ہی رہ گئے ہیں کوئی دل کی بات سننے اور کہنے والا یار باقی نہیں بچا۔ ان کی اس کیفیت پر دل اداسی سے بھر گیا۔ دراصل انھوں نے جن اسلاف کی آنکھیں دیکھی تھیں اور جن اولیا کا فیضان صحبت و محبت پایا تھا وہ ایک قطعی الگ دنیا تھی، جس کے بغیر اب ان کا دل نہیں لگتا تھا۔

منگل کی صبح ساڑھے پانچ بجے میو ہسپتال میں بالآخر ان کی اداسی دور ہوئی اور اکانوے برس نو ماہ اور سات دن کی زندگی میں کئی زندگیوں کا کام نمٹا کے وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملے۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ!

جن لوگوں کو ایک صدی کی مذہبی، سیاسی، تحریکی، سماجی زندگی، زندگی کی سادگی اور عہد رفتہ کی وضعداری و نمٹاری کے نادر نمونے دیکھنے ہوں وہ موصوف کی خود نوشت سوانح ”گزشتہ گزراں“ ضرور پڑھ لیں۔ شروع کر لیں باقی کام کتاب خود کر لے گی۔

صاحب کا ہر ”الہام“ پشین گوئی غلط ثابت ہوئی اور مرزا اپنے دعویٰ میں کذاب ہے۔

جون ۱۹۱۱ء میں قادیانیوں کی طرف سے ایک رسالہ ”آئینہ حق نما“ شائع ہوا اس رسالہ کا جواب بھی اس رسالہ میں شامل کیا گیا ہے۔ صفحات ۱۳۲، سن اشاعت اول ۱۹۰۱ء اس کا دواں ایڈیشن مئی ۲۰۰۱ء میں نعمانی کتب خانہ لاہور نے شائع کیا ہے۔

۲۳۔ نفحات مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے عقائد اور ان کے تناقضات پر بحث کی ہے اور مرزا صاحب کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ ایسا گھنیا آدمی نبی تو درکنار ایک انسان کہلانے کا بھی حق در نہیں۔ صفحات ۱۶، سن اشاعت اول ۱۹۰۱ء

۲۴۔ صحیفہ محبوبیہ:

یہ رسالہ صحیفہ آصفیہ از حکیم نور الدین قادیانی کے جواب میں لکھا گیا اور اس میں مرزا صاحب کا کذاب اور مفتری ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ صفحات ۶۲، سن اشاعت اول ۱۹۰۹ء

۲۵۔ فاتح قادیان:

یہ کتاب اس قریبی مناظرہ کی روئیداد ہے جو مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مفتی قاسم علی قادیانی کے مابین ۲۱ تا ۲۱ اپریل ۱۹۱۲ء بعنوان ”مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ“ ہوا تھا۔ اس مناظرہ میں جیتنے والے کے لیے تین سو روپے انعام رقم بھی رکھی گئی تھی۔ مولانا امرتسری نے اس رقم سے یہ مناظرہ ”فاتح قادیان“ کے نام سے چھپوا کر لوگوں میں مفت تقسیم کیا۔ صفحات: ۸۰، سن اشاعت اول ۱۹۱۲ء

۲۶۔ آئینہ اللہ:

یہ رسالہ ”آئینہ اللہ“ مصنفہ مولوی محمد علی لاہوری کے جواب میں ہے اور اس رسالہ کا موضوع مرزا صاحب کے اشتہار ”آخری فیصلہ“ سے ہے۔ صفحات ۸، سن اشاعت اول ۱۹۱۳ء

۲۷۔ فتح ربانی در مباحثہ قادیانی:

یہ کتاب اس تحریری مناظرہ کی روئیداد پر مشتمل ہے جو بمقام امرتسر ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء مولانا ثناء اللہ اور مولوی غلام رسول آف راجپکی (قادیانی) کے مابین ”حیات و وفات مسیح اور صداقت مرزا“ پر ہوا تھا۔ صفحات

مرزا قادیانی اپنے اشتہار مؤرخہ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے ایک سال ایک ماہ اور بارہ دن بعد لاہور میں اپنے میزبان کے بیت الخلاء میں دم توڑ گئے اور مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ۳۰ سال بعد ۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء کو سرگودھا میں رحلت فرمائی۔ (عراقی)

(قسط نمبر ۳)

جناب عبدالرشید عراقی

رد قادیانیت میں علماء اہل تشیع کی تحریری خدمات
حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری

۱۹۰۷ء کو شائع کی تھی جس کا عنوان تھا:

”مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ“

اس کے شروع ہی میں میری نسبت جو خاص گلہ و شکایت کی گئی ہے وہ خصوصاً قابل دید و شنید ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ”مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا میرے قلعہ کو گرانا چاہا وغیرہ“ اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔“ کوئی خاص وقت تھا جب یہ دعانے کے منہ اور قلم سے نکلی اور قبولیت اسے لینے آئی قادیان کی بستی ادھر ادھر دیکھو تو رونق بہت پاؤ گے مگر ایسی کہ دیکھنے والا اہل قادیان کو مخاطب کر کے داغ مرحوم کا یہ شعر سنائے گا۔
آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں
آج وہ خانہ خراب ہم کو بہت یاد آیا
قادیانیت کی تردید میں مولانا امرتسری نے ایک مستقل عنوان ”قادیانی مشن“ قائم کیا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں اس کے ایک مستقل رسالہ ماہنامہ ”مرقع قادیانی“ بھی جاری کیا جس رسالہ نے فتنہ قادیانی کی سرکوبی میں اہم کردار ادا کیا۔“

فتنہ قادیانی کی تردید میں مولانا ثناء اللہ مرحوم نے جو قابل قدر خدمات انجام دیں اس کا ہر مکتب فکر کے دینی رہنماؤں نے اعتراف کیا ہے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے فتنہ قادیانیت کی تردید میں جو تحریری خدمات انجام دیں اس کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۲۲۔ الہامات مرزا معہ جواب آئینہ حق نما:

مولانا ثناء اللہ مرحوم کی تردید مرزاانیت میں یہ پہلی کتاب ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کی زندگی میں چار بار شائع ہوئی۔ اس میں مرزا صاحب کے الہامات اور پشین گوئیوں کا جائزہ لیا گیا ہے اور دلائل سے بتایا ہے کہ مرزا

شیخ الاسلام فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسی جامع کمالات ہستی صدیوں میں کہیں پیدا ہوتی ہے۔ ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وریدا
آپ سردار اہل حدیث، شیر پنجاب، فاتح قادیان، محفل فضل و کمال کے مسند نشین اور پوری امت اسلامیہ کا مشترکہ سرمایہ تھے۔ جو بیک وقت مخالفین اسلام کے چو طرفہ حملوں کا جواب دیتے تھے۔ آپ دنیائے اسلام میں ماہ درخشندہ بن کر چمکے۔ آپ بیک وقت مفسر قرآن، محدث دوران، مؤرخ زماں، دانشور ادیب، صحافی، نقاد، مبصر، متکلم، معلم، خطیب، مقرر، مصنف اور فن مناظرہ کے امام تھے۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں آپ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کی مثال پورے برصغیر میں ملنا مشکل ہے۔ آپ نے مرزائے قادیان اور اس کی جماعت کو ہر محاذ پر ذلیل و خوار کیا۔

مولانا ظفر علی خاں فرماتے ہیں۔

خدا سمجھائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو
مولانا ثناء اللہ مرحوم نے فتنہ قادیانیت کے بارے میں جو خدمات انجام دیں اس کے متعلق فرماتے ہیں:

”میری تصانیف جو قادیان سے متعلق ہیں اس کی تفصیل لکھوں تو ناظرین کے ملال خاطر کا خطرہ ہے۔ اس لیے مختصر طور پر بتلاتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے متعلق میری اتنی کتابیں ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے جس کا ثبوت خود مرزا صاحب بانی تحریک قادیان کی اس تحریر سے ہوتا ہے جو انہوں نے ۵ اپریل

۸۸ سن اشاعت اول ۱۹۱۶ء

۲۸۔ عقائد مرزا:

اس رسالہ میں مرزا صاحب کی کتابوں سے ان کے عقائد کا ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ایک بہت دجال مفسد اور کذاب تھے۔ صفحات: ۸ سن اشاعت اول: ۱۹۱۶ء

۲۹۔ مرقع قادیانی:

مولانا ثناء اللہ نے فتنہ قادیانیت کی تردید ”مرقع قادیانی“ کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا جو پہلی بار جون ۱۹۰۷ء تا اکتوبر ۱۹۰۸ء جاری رہا اور دوسری بار اپریل ۱۹۳۱ء تا اپریل ۱۹۳۳ء جاری رہا۔

اس کتاب میں اس رسالہ کے منتخب مضامین بر تردید قادیانیت شائع کیا گیا ہے۔ صفحات ۵۶ سن اشاعت اول ۱۹۱۷ء

۳۰۔ جیتان مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے الہامات اور پیشین گوئیوں کا تضاد بیان کیا گیا ہے۔ صفحات: ۸ سن اشاعت اول: ۱۹۱۷ء

۳۱۔ غلام قادیان:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی پیشین گوئی ۱۹۱۷ء کے روس کے کیونسٹ انقلاب پر بحث و تنقید کی گئی ہے۔ یہ رسالہ بڑا دلچسپ ہے۔ صفحات: ۸ سن اشاعت اول: ۱۹۱۸ء

۳۲۔ فتح نکاح مرزائیاں:

اس رسالہ میں مولانا ثناء اللہ نے ہر مکتب فکر کے علمائے کرام کے فتاویٰ جمع کیے ہیں کہ قادیانی عورت اور مرد سے سنی مرد اور عورت کا نکاح جائز نہیں۔ کیونکہ قادیانی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اگر کوئی عورت یا مرد (دونوں میں سے ایک) قادیانی مذہب اختیار کرے تو اس کا نکاح فح ہو جائے گا۔ اس کتاب میں (۱۷۹) علمائے کرام کے فتاویٰ درج ہیں۔ صفحات: ۹۶ سن اشاعت اول: ۱۹۱۸ء

۳۳۔ تاریخ مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی سوانح حیات ان کی اپنی تالیفات سے مرتب کی گئی ہے اور اس کتاب کے مضامین بطور تاریخ کے جمع کیے ہیں۔ مناظرانہ انداز اختیار نہیں کیا گیا۔ صفحات: ۶۳ سن اشاعت اول: ۱۹۱۹ء

۳۴۔ نکاح مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ ”محمدی بیگم“ سے متعلق تمام پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے نہیں ہوا اور ان کی یہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ صفحات: ۲۰ سن اشاعت اول: ۱۹۱۹ء

۳۵۔ شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی:

اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جب ۱۹۱۱ء میں جارج پنجم شاہ انگلستان دہلی تشریف لایا تو مرزا قادیانی کی پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی اور مرزا اپنی پیشین گوئی کے مطابق جھوٹا ثابت ہوا۔ صفحات: ۱۶ سن اشاعت اول: ۱۹۲۱ء

۳۶۔ عجائبات مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی اور ان کے صاحبزادے میاں محمود کی تحریات ثلاثہ عمر دنیا اور پیدائش مرزا پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ صفحات: ۲۳ سن اشاعت اول: ۱۹۳۳ء

۳۷۔ قادیانی مباحثہ دکن:

یہ رسالہ اس مناظرہ کی روئیداد پر مشتمل ہے جو مولانا امرتسری اور قادیانی علماء کے مابین ۳۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو سکندر آباد (حیدر آباد دکن) میں ہوا تھا۔ صفحات: ۲۳ سن اشاعت اول: ۱۹۲۲ء

۳۸۔ شہادت مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیاں:

اس رسالہ میں دس شہادتوں سے مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی تردید کی گئی ہے اور اس رسالہ کا شمار مولانا امرتسری کی بہترین تصانیف میں ہوتا ہے۔ صفحات: ۲۸ سن اشاعت اول: ۱۹۰۹ء

۳۹۔ نکاح مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی، مرزا محمود اور مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف قرآنیہ پر تنقید کی گئی ہے۔ یہ بڑا دلچسپ رسالہ ہے۔ صفحات: ۶۳ سن اشاعت اول: ۱۹۲۵ء

۴۰۔ ہندوستان کے دور بخار مرزا:

اس رسالہ میں آر یہ سماج کے بانی سوامی دیانند (تاریخ وفات ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۳ء) اور مرزا غلام احمد قادیانی (تاریخ وفات ۶ مئی ۱۹۰۸ء) کی بدزبانوں کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ صفحات: ۲۳ سن اشاعت اول: ۱۹۲۷ء

۴۱۔ محمد قادیانی:

مرزا قادیانی اپنے آپ کو ”بروز محمد“ کہا کرتا تھا۔ اس رسالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے کیا کام کیے اور محمد ثانی قادیانی نے کیا گل کھلائے۔ صفحات: ۲۳ سن اشاعت اول: ۱۹۲۸ء

۴۲۔ مراق مرزا:

اس رسالہ میں مرض مراق کی تشریح اور مرزا قادیانی کے اقوال سے خود اس کا اس کی بیوی اور اس کے بیٹے میاں محمود کا مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ صفحات: ۱۶ سن اشاعت اول: ۱۹۲۹ء

۴۳۔ تعلیمات مرزا:

اس رسالہ کی پہلی اشاعت ۱۹۳۰ء میں ہوئی اور اس کے چار باب تھے۔

- ۱۔ اختلاف مرزا
- ۲۔ کفریات مرزا
- ۳۔ نشانات مرزا
- ۴۔ اخلاق مرزا

دوسری اشاعت ۱۹۲۲ء میں ایک نئے باب ”صفیات مرزا“ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ صفحات: ۷۶ صفحات اشاعت دوم: ۸۰

۴۴۔ فیصلہ مرزا:

مرزا قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو ایک اشتہار ”مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ“ شائع کیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ”جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں کسی وبائی بیماری سے مر جائے۔“ اللہ تعالیٰ نے مرزا کی دعا قبول فرمائی اور اپنے اس اشتہار کے ایک سال ایک ماہ اور بارہ دن بعد لاہور میں وبائی ہیضہ سے اپنے میزبان کے بیت الخلاء میں دم توڑ گئے۔ اسی رسالہ میں اس اشتہار پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ صفحات: ۴۰ سن اشاعت اول: ۱۹۲۰ء

۴۵۔ تفسیر نویسی کا چیلنج اور فرار:

۱۹۲۵ء میں خلیفہ قادیان مرزا محمود نے علمائے دیوبند کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا لیکن علمائے دیوبند نے خاموشی اختیار کی۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس چیلنج کو قبول کیا تو خلیفہ قادیان نے چپ سادھ لی۔ مولانا مرحوم نے اس رسالہ میں تمام تفصیلات جمع کی ہیں اور قادیانیوں کی عیاریوں سے پردہ اٹھایا۔ صفحات: ۲۸ سن اشاعت اول: ۱۹۳۱ء

۴۶۔ علم کلام مرزا:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی تصانیف اور خاص کر

وعلامات مسیح بیان کر کے مرزا قادیانی کو واضح کیا گیا ہے۔

صفحات: ۲۳۰ سن اشاعت اول: ۱۹۳۲ء

۵۷۔ قادیانی نبی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میرا حلف:

سکندر آباد حیدر آباد دکن کے سیٹھ عبداللہ الدین (قادیانی) نے ”صداقت احمدیت“ کے نام سے ایک رسالہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خلاف شائع کیا۔ مولانا امرتسری نے یہ رسالہ اس رسالہ کے جواب میں تحریر کیا اور اس میں مرزا قادیانی کے کذب کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

صفحات: ۳۶ سن اشاعت اول: ۱۹۳۰ء

۵۸۔ ثنائی پاکٹ بک:

یہ پاکٹ بک قادیانیت کا بخیہ ادھیڑتے ہوئے دوسرے تمام مخالفین اسلام یعنی دہریہ عیسائی، ہندو فرقہ بہائیہ شیعہ اہل قرآن اور نیچریہ کی جامع اور مختصر تردید ہے۔

صفحات: ۹۶ سن اشاعت اول: ۱۹۳۹ء

۵۹۔ تفسیر ثنائی:

مولانا امرتسری نے ۸ جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی، اس تفسیر میں آپ نے حواشی میں مخالفین اور مبتدعین اسلام کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ اس تفسیر کی دوسری جلد میں مولانا نے حیات و وفات مسیح پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور یہ بحث ۸۱ صفحات (صفحہ ۲۹ تا ۱۰۹) پر پھیلی ہوئی ہے۔ تفسیر ثنائی کی پہلی جلد ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی اور ۱۸ فروری ۱۹۳۱ء کو مکمل ہوئی۔ مجموعی صفحات: ۱۳۸۶

۶۰۔ تفسیر بالرائے (جلد اول):

مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس تفسیر میں ۱۵ تفاسیر کا جائزہ لیا ہے جن میں تین تفاسیر قادیانی علماء کی ہیں۔

۱۔ خزینۃ العرفان (مرزا غلام قادیانی)

۲۔ تفسیر بیان للناس (مولوی محمد علی لاہوری)

۳۔ متفرق تفسیری نوٹ (مرزا بشیر الدین محمود)

مولانا امرتسری نے ان تفاسیر پر ایک جامع تبصرہ فرمایا ہے، یہ جلد سورہ فاتحہ سورہ بقرہ پر مشتمل ہے۔

صفحات: ۱۱۲ سن اشاعت اول: ۱۹۳۹ء

۶۱۔ رسائل اعجازیہ: ۶۲۔ تحفہ مرزائیہ:

ان دونوں رسائل کا ذکر مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے اپنی کتاب ”فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری“ میں کیا ہے۔

۵۲۔ بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر:

خلیفہ قادیان میاں محمود نے قرآن مجید کی تفسیر سورہ یونس تا سورہ کہف لکھی اور اس کا نام تفسیر کبیر رکھا۔

خلیفہ قادیان نے اپنی تفسیر میں بیشتر مقامات پر تفسیر سلف صالحین کے طریقہ کے خلاف لکھی۔ مولانا امرتسری نے اس تفسیر پر تعاقب کیا اور اپنے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ خلیفہ قادیان کی تفسیر اغلو طات اور تحریفات کا مجموعہ ہے۔ صفحات: ۳۴ سن اشاعت اول: ۱۹۳۱ء

۵۳۔ لکھرام اور مرزا:

اس رسالہ میں پنڈت لکھ رام سے متعلق مرزا قادیانی کی پشین گوئی کا جائزہ لیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ لکھ رام کے قتل سے مرزا قادیانی کی پشین گوئی صد فی صد غلط ثابت ہوئی۔ صفحات: ۱۶ سن اشاعت اول: ۱۹۳۲ء

۵۴۔ ناقابل مصنف مرزا:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کی تین کتابوں:

۱۔ براہین احمدیہ ۲۔ آئینہ کمالات اسلام

۳۔ چشمہ معرفت

کا جائزہ لیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی کو مصنف کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں وہ بالکل جاہل ہے۔

صفحات: ۶۳ سن اشاعت اول: ۱۹۳۳ء

۵۵۔ محمود مصلح موعود:

مرزا قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اپنے ایک مصلح عالم لڑکے کی پیدائش کی پشین گوئی کی تہی اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو اپنے پیدا ہونے والے لڑکے کو اس کا مصداق ٹھہرایا لیکن ۶ ماہ بعد اس لڑکے کا انتقال ہو گیا تو مرزا قادیانی کو بڑی ندامت ہوئی اور مرزا صاحب کی پشین گوئی سرد خانے کی نذر ہو گئی۔ لیکن ۳۶ سال بعد ۲۰ فروری ۱۹۲۳ء کے جلسہ قادیان میں میاں محمود نے اعلان کیا کہ ”میں ہی مصلح موعود ہوں۔“ مولانا ثناء اللہ نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی کی پشین گوئی غلط ثابت ہوئی ہے اور یہاں محمود مصلح موعود کیسے بن سکتے ہیں۔ صفحات: ۱۶ سن اشاعت اول: ۱۹۳۳ء

۵۶۔ ضرورت مسیح:

یہ رسالہ ماہنامہ مرقع قادیانی کی جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۸ دسمبر ۱۹۲۳ء کا خاص نمبر ہے اس میں ظہور مہدی

اس کی کتاب ”براہین احمدیہ“ کا علم کلام کی حیثیت سے جائزہ لیا گیا ہے برصغیر کے ممتاز علمائے کرام نے اس رسالہ کی تعریف کی ہے اور اس کو مولانا امرتسری کی بہترین تصانیف میں شمار کیا ہے۔ صفحات: ۸۰ سن اشاعت اول: ۱۹۳۲ء

۵۷۔ بہاء اللہ اور مرزا:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کو شیخ بہاء اللہ ایرانی کا جانشین بتایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دونوں کے عقائد ایک سے تھے۔ مولانا مرحوم نے ان دونوں دجالوں کے مختصر حالات بھی لکھے ہیں۔ صفحات: ۷۶ سن اشاعت اول: ۱۹۳۳ء

۵۸۔ عشرہ کاملہ:

اس کتاب میں ایک سودا گار سے قادیانی مذہب کی حقیقت قادیانی کتب سے بے نقاب کی گئی ہے۔ صفحات: ۱۵۰ سن اشاعت اول: ۱۹۳۴ء

۵۹۔ اباطیل مرزا:

یہ رسالہ مولانا امرتسری کے پانچ مضامین کا مجموعہ ہے:

- ۱۔ آہ نادر شاہ کہاں گیا ۲۔ حلف مؤکد بغداد
- ۳۔ زلزلہ بہار ۴۔ نکاح آسمانی
- ۵۔ تقریر لالکپوری

اس تمام مضامین کا موضوع کذب مرزا قادیانی ہے۔ صفحات: ۱۶ سن اشاعت اول: ۱۹۳۴ء

۵۰۔ تحفہ احمدیہ:

اس کتاب میں مولانا امرتسری نے قادیانی مصنفین کی ان تحریروں کو جمع کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ”مرزا قادیانی کی آسمانی نکاح والی پشین گوئی پوری نہیں ہوئی اور مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔“ صفحات: ۵۲ سن اشاعت اول: ۱۹۳۷ء

۵۱۔ مکالمہ احمدیہ (حصہ اول):

۱۹۱۳ء میں قادیانی امت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ایک گروہ کا مرکز قادیان اور دوسرے گروہ کا مرکز لاہور۔ قادیانی گروہ مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ لاہوری گروہ مرزا قادیانی کو مجدد تسلیم کرتا ہے۔ ان دونوں گروہوں میں اخبارات و رسائل کے ذریعے خوب بحث چلی مولانا امرتسری نے اس کتاب میں دونوں گروہوں کی تحریروں کو جمع کیا ہے۔ صفحات: ۵۲ سن اشاعت اول: ۱۹۳۹ء

اس کتاب کی دوسری جلد شائع نہیں ہوئی۔

آہ!..... تجھ سالادوں کہاں سے؟

تحریر: جناب محمد سلیم چنیوٹی

جناب سراج میر مرحوم سے بھی انہوں نے ہاتھ ملوایا جو اپنے دفتر میں جا رہے تھے۔ ان کے جانے کے بعد فرمانے لگے: یہ ادارہ ثقافت کے نئے ڈائریکٹر ہیں۔

مولانا بھی صاحب ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے سولہ برس ایڈیٹر رہے۔ ان کی دلچسپی ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی دارالدعوة السلفیہ کے ساتھ رہی۔ حضرت مولانا محمد

عطاء اللہ حنیف بھوجیائی ان کے استاذ گرامی تھے۔ الاعتصام کے دور ایڈیٹری میں مولانا محمد اسحاق بھی کو اکابرین جماعت اہل حدیث مولانا سید محمد داود غزنوی شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، حافظ محمد محدث گوندلوی صوفی محمد عبداللہ علیم الرحمہ جیسے عبقری لوگوں سے ملنا ملنا میسر آیا۔ قومی سطح پر دیگر لوگوں میں مولانا کوثر نیازی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، میاں محمود علی قصوری، خورشید محمود قصوری، جناب حبیب الرحمن شامی، جناب بشیر انصاری، عبدالقادر حسن، زاہد منیر عامر، عطاء الحق قاسمی، شورش کاشمیری، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، علامہ احسان الہی ظہیر، مولانا عبدالخالق قدوسی، رانا شفیق خاں پسروری، حافظ احمد شاکر و دیگر بہت سے اہل علم و قلم حضرات سے ان کی ملاقاتیں رہیں۔

مرحوم نے اپنے ایک طویل دور صحافت میں بڑے نشیب و فراز دیکھے، ملکی قومی حالات و واقعات کو دیکھا و پرکھا، ہر کسی سے میل و ملاقات رہی اور سب کے لیے آپ کے دل میں محبت و اخوت کے آثار ہی رہے۔ جو بھی آپ سے ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور جو ایک دفعہ ملتا وہ دوبارہ اور بار بار بھی جانے اور ملنے کی تمنا رکھتا۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں سے بڑے لوگوں نے لکھنے کا آغاز کیا اور اس ہفتہ وار اخبار نے بڑے نام قومی سطح پر متعارف کروائے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی نے الاعتصام میں بہت لکھا اور تادم آخر الاعتصام کو اپنی تحریروں ارسال کرتے رہے۔ الاعتصام کے بانی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیائی کے ادارے دارالدعوة السلفیہ کے یہ ہمیشہ رکن رہے اور اس کی گورننگ باڈی (مجلس عاملہ) کے یہ ان دنوں نائب صدر تھے۔ ادارے کے تمام لوگوں کے حق میں ہمیشہ رطب اللسان اور سراپا شفقت و محبت تھے۔ ہماری کمی و کوتاہی کی نشان دہی فرماتے اور مطالعہ اخبارات

میں ہمارا وقت بھی گزرا اور خدمت و اعانت میں حصہ رہا۔ یہ سب حضرات بڑے معروف و مشہور اور مسلکی و ملکی سطح پر معروف شخصیات تھیں۔ بانی دارالدعوة السلفیہ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیائی کی رفاقت اور ان کے ادارے سے اسلامک سے علمی و تحقیقی حلقوں میں یہ تمام احباب گرامی کا ایک تعارف ہے۔

ایک دن میری ڈیوٹی جناب علیم ناصری مرحوم نے لگائی کہ آپ ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ پر جائیے اور وہاں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب ہوں گے انہیں یہ لفافہ دینا ہے۔ چنانچہ میں ادارہ ثقافت اسلامیہ میں گیا۔ وہاں ایک میز اور کرسی سجائے جناب حضرت بھٹی صاحب تشریف فرما تھے اور کوئی خط لکھ رہے تھے۔ میں انہیں لکھتا دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور ان کی نظریں اٹھنے کا منتظر رہا۔

راقم کی سب سے پہلی ملاقات و شرف زیارت ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور میں ہوئی۔ راقم ۱۹۹۰ء کے مارچ میں ہفت روزہ الاعتصام لاہور سے منسلک ہوا۔

جونہی انہوں نے اپنا چہرہ میری طرف کیا اور فرمایا: جی! آپ نے کس سے ملنا ہے۔ میں گویا ہوا کہ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ کرسی سے اٹھے اور میز کے پاس رکھی تین کرسیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تشریف رکھیے، میں ہی اسحاق بھٹی ہوں۔ کہیے کیا اور کیسے آنا ہوا؟ میں نے لفافہ ان کی طرف بڑھایا اور کہا: جی میں جناب علیم ناصری صاحب کی طرف سے یہ آپ تک پہنچانے آیا ہوں۔

انہوں نے پہلی ہی ملاقات میں گرم گرم چائے اور بسکٹ سے تواضع فرمائی اور خوب صورت باتیں کیں کہ ان کا احترام رگ دریشہ میں سرایت کر گیا۔ انہی دنوں ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر

مخدوم گرامی مولانا محمد اسحاق بھٹی خریطہ صحافت کے ایک ایسے روشن چراغ ہیں کہ جن کے نقش قدم کئی ایک لکھاریوں کے لیے مشعل راہ ہی نہیں بلکہ ان کے لیے حوصلہ افزا بھی ہیں کہ ساری زندگی جس نے مطالعہ ہی کیا، پھر اسے اپنے ذہن رسا کے ذریعے قارئین کو مستفید کیا۔ حضرت مرحوم نہ صرف جماعت اہل حدیث کے اکابرین کے حالات و واقعات لکھتے تھے بلکہ ملک و بیرون ملک کے کئی رہنماؤں، لیڈروں، سیاست دانوں، صحافیوں، اہل قلم اور گوشہ نشینوں سے ملاقات بھی کرتے تھے۔ وہ ایک جہاں دیدہ اور منساخ شخصیت تھے۔

حضرت مرحوم جب عالم جوانی میں تھے اور مولانا ابوالکلام آزاد کی صحافت و خطابت کا سورج عروج پر تھا مولانا آزاد ایک منجھے ہوئے سیاست دان، دانشور اور

میدان خطابت کے شہسوار تھے۔ حضرت بھٹی صاحب مولانا ابوالکلام آزاد سے بڑے متاثر تھے۔ مولانا آزاد کا اثر ان کے ذہن و طبع پر بہت تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مولانا محمد اسحاق بھٹی نے اپنی مونچھیں اور داڑھی کا سناں ایک طویل عرصے تک انہی کا رکھا۔

آپ کا لوگوں سے ملنا جلنا اور رکھ رکھاؤ بھی ایک خاصے کی چیز رہی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسی عظیم تاریخی شخصیت سے ہم ایک طویل عرصہ مستفید ہوتے رہے اور ان کی صحبت فیض سے ہمارا دل بڑا شراور رہا۔

راقم کی سب سے پہلی ملاقات و شرف زیارت ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور میں ہوئی۔ راقم ۱۹۹۰ء کے مارچ میں ہفت روزہ الاعتصام لاہور سے منسلک ہوا۔ یہاں محترم حافظ صلاح الدین یوسف قاری نعیم الحق نعیم، محترم علیم ناصری، جناب مولانا محمد سلیمان انصاری جیسے عظیم المرتبت علماء و صحافی حضرات کی خدمت

ورسائل پر زور دیتے تھے۔

راقم کو ان کی شفقتیں اور محبتیں وافر مقدار میں میسر رہیں۔ چند برسوں سے وہ میرے مضامین اور کتب پر تبصرے پر تحسین اور اس پر اصلاح بھی فرماتے رہے۔ اگر کسی بات پر نقطہ نظر بیان کرنا مقصد ہوتا تو ہم جیسے خوردوں کو فون پر مطلع فرماتے۔

اکثر وہ مطالعہ کرنے پر بڑا زور دیتے تھے اور فرماتے کہ پڑھا کرو اور غور سے جملوں اور الفاظ کی لفاظی مد نظر رکھا کرو۔ ویسے لکھتے رہو اور مزید لکھتے رہا کرو۔ مولانا بھی صاحب بہت زیادہ لکھتے تھے ان کے لکھنے کا انداز ایک بہت ہی دلنشین معلومات افزا اور دل افزا ہوتا تھا۔ جیسے کہ ان کی کتب پڑھنے والے جانتے ہیں۔

حضرت مرحوم راقم کو اکثر فون پیچھا دفرماتے اور مرحومین علمائے کرام کی وفیات کی تاریخیں اور مختصر تذکار جو الاعتصام میں شائع ہوا کرتے تھے۔ ان کے بارے فرماتے کہ سلیم یار! مجھے فلاں عالم دین یا فلاں بندے کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات یا دیگر لوازمات عنایت کرو! میں سارے دفتری کام ملتوی کر کے ان کی آواز پر لبیک کہتا اور اپنی خصوصی توجہ ان کے فرمان پر صرف کر کے

مطلوبہ معلومات لکھ کر فون کر کے انہیں گوش گزار کر دیتا۔ بعض دفعہ زور زور سے بولنا بھی پڑتا تھا کہ ان کی ساعت کبھی تو بہت زیادہ کم ہو جایا کرتی تھی۔ میں ادھر سے کچھ بولتا تو انہیں سن اور

سمجھ کچھ اور آتی تھی۔ اس طرح کئی دلچسپ باتیں ہو جایا کرتی تھیں۔

ان کی یادیں یعنی ان کی تحریریں ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ سینکڑوں علمائے کرام (اکابرین و اصغر) کے تذکرے کرتے رہے لکھتے رہے اور سنتے و سناتے رہے۔

ان کے گاؤں چک نمبر ۵۳ رب ڈھسیاں سے جب کبھی ساگ، مکھن اور بکری کا آنا آتا تو فون کرتے کہ سلیم میاں! میرے پاس آج ضرور ہو کر جانا، میں ایک ”پنڈ دی سوغات“ کھلاؤں گا۔ میں فوراً سمجھ جاتا کہ کیا معاملہ ہے۔!؟

اللہ اکبر! آج یہ تاریخی بندہ جس نے اتنی تاریخ لکھی اور اتنا مشہور بھی ہوا کہ ہند پاک کیا، عرب ممالک

تک انہیں سنا اور پڑھا گیا۔ کویت جیسے عرب ملک میں انہیں ”مورخ اہل حدیث“ کا لقب عطا کیا گیا۔ وہاں ان کے اعزاز میں تقریب ہوئی، کویتی احباب میں محترم اشخ عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ اشخ صلاح الدین مقبول اشخ خالد فلاح المظیری حفظہ اللہ اشخ عبدالحق میر اور کئی دیگر حضرات انہیں بہت چاہتے تھے۔

حضرت موصوف نے جب کتاب ”صوفی عبداللہ“ مرتب فرمائی تو کئی ایک معلومات اور سفر کے سلسلے میں حضرت مرحوم کے ساتھ جانا پڑا۔ غازی عبدالکریم مجاہد سے میں نے انٹرویو کیا اور ابھی صاحب کو جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں تحریری طور پر پیش کیا۔

جامعہ تعلیم الاسلام مامونگانجن کی زیارت اور وہاں کی سالانہ کانفرنسوں میں جناب مخدوم گرامی کی معیت میں کئی بار جانے کا موقعہ میسر آیا۔

وہاں سب سے بڑی خوشی میرے لیے عارف باللہ حضرت صوفی عبداللہ کی آخری آرام گاہ پر دعا کرنا ہوتا تھا۔ حضرت صوفی صاحب مرحوم و مغفور کی قبر مبارک جامعہ کے دفتر کے ساتھ کچی مٹی سے بنی ہوئی ہے۔

دو برس قبل غالباً ۲۰۱۳ء میں محترم حافظ مقصود احمد

راقم کو ان کی شفقتیں اور محبتیں وافر مقدار میں میسر رہیں۔ چند برسوں سے وہ میرے مضامین اور کتب پر تبصرے پر تحسین اور اس پر اصلاح بھی فرماتے رہے۔ اگر کسی بات پر نقطہ نظر بیان کرنا مقصد ہوتا تو ہم جیسے خوردوں کو فون پر مطلع فرماتے۔

صاحب صدر جامعہ تعلیم الاسلام مامونگانجن نے حضرت مرحوم کو کانفرنس میں دعوت دے کر بلایا۔ چنانچہ حضرت مخدوم گرامی کی معیت میں بذریعہ کار مجھے بھی وہاں جانے کی سعادت ملی حضرت مخدوم گرامی ملتے جلتے حضرت صوفی صاحب کی قبر پر بخود دعا تھے۔ حضرت صوفی محمد عبداللہ ۱۹۷۵ء میں اللہ کو پیارے ہوئے تھے۔ ان پر باقاعدہ کوئی کتاب نہ لکھی گئی تھی۔ یہ سعادت حضرت صوفی عائشہ محمد رحمہ اللہ کو حاصل ہوئی کہ انہوں نے اس کتاب لکھنے میں تحریک فرمائی اور اس کے مسودے کو حضرت مولانا عبدالقادر ندوی نے بھی پڑھا تھا۔ مولانا عبدالقادر ندوی بھی ایک درویش صفت اور جہاندیدہ شخصیت تھے۔ بڑے تپاک سے ملتے تھے۔ سالانہ کانفرنس کے موقع پر والہانہ

چل پھر رہے ہوتے تھے۔ عموماً سادہ طبع اور سادہ لباس میں اور عام چھوٹے و بڑے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت صوفی صاحب کے مرید خاص اور درویشی میں بے مثال تھے۔ آہ! یہ بزرگ بھی بڑے اللہ والے تھے۔ راقم ان کی باتیں بغور سنتا اور ان کے گھر میں مخدوم گرامی کے ساتھ مل کر کھانا کھانے اور لذیذ کباب اور لسی پینے کی سعادت حاصل ہے۔ اللہ کریم دونوں بزرگوں کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا احمد دین گکھڑویؒ پر بھی باقاعدہ کوئی کتاب نہ تحریر کی گئی تھی۔ حضرت مخدوم گرامی نے مجھے ارشاد فرمایا کہ موصوف پر کتاب مرتب کرنا چاہتا ہوں۔ الاعتصام میں اشتہار بھی شائع کریں اور جو ہو سکے معلومات بھی اکٹھی کریں ہے۔ چنانچہ موصوف پر جتنا ہو سکے معلومات اکٹھی کیں۔ میں نے خود ایک مضمون مولانا گکھڑویؒ پر الاعتصام میں لکھا۔ پھر بعض بڑے احباب و علمائے کرام کی خدمت میں خطوط لکھے اور ان سے مولانا گکھڑویؒ کے واقعات و تقاریر کے اقتباس اور مناظروں کی رودادیں منگوائیں۔ دیکھتے دیکھتے ایک بسیط کتاب مولانا احمد دین گکھڑویؒ پر تیار ہو گئی۔ اس کتاب کو دوبارہ بھی مزید اضافوں سے شائع کیا گیا۔

برادر گرامی فضیلۃ الشیخ مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ (کویت) نے اس کتاب کی اشاعت میں گرامی قدر کام سرانجام دیا۔ حضرت مخدوم گرامی مولانا محمد اسحاق بھی

بھی کوئی کتاب عنایت فرماتے تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا۔ کئی کتب میں راقم کا نام بھی حضرت مخدوم گرامی کے ہاتھوں لکھا ہوا ملتا ہے۔ یہ ان کی شفقت اور محبت ہی تو تھی۔ وہ اپنے ہر محبت کو یاد کرتے تھے اور اس کا اظہار اپنی کتابوں میں کرتے تھے۔

حضرت مخدوم گرامی کو راقم مستجاب الدعوات بھی سمجھتا تھا۔ میں لاہور میں ایک کرائے کے مکان میں رہتا تھا۔ بلکہ کئی کرائے کے مکان تبدیل کرتا رہتا تھا کہ آئے روز کرائے بڑھتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوئی کہ ایک اڑھائی مرلہ کا پلاٹ میسر ہو گیا۔ اب اس کے بنانے کے لیے سرمائے کی ضرورت تھی۔ آبائی مکان چنیوٹ میں تھا اور پانچ بھائیوں کا مشترک تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی

کرام اللہ رحمہ اللہ کو اس سلسلے میں تیاری کا حکم جاری فرمایا۔

یہ ہجرت کا دوسرا سال اور جمادی الثانیہ کا مہینہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس دشمن تجارتی قافلے کو روکنے کی غرض سے ڈیڑھ دو سو کے لگ بھگ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں روانہ ہوئے۔ ان کے پاس سواری کے لیے صرف تیس اونٹ دستیاب تھے جن پر اسلامی دستے کے جواں مرد باری باری سوار ہوتے تھے۔

یہ اسلامی دستہ جب ”ذوالعشیرہ“ کے مقام پر پہنچا تو چتہ چلا کہ مسلمانوں کے آنے میں دیر ہو گئی ہے اور قریش کا وہ قافلہ تو چند روز قبل یہاں سے شام کی طرف نکل چکا ہے۔ اس موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو مدلج اور ان کے حلیف یعنی اتحادی قبیلے بنو ضمرہ سے مسلمانوں کے خلاف جنگ و قتال نہ کرنے کا معاہدہ کیا اور مدینے واپس آ گئے۔

فوالعشیر :

یہ عشرہ (دس) کی تصغیر ہے۔ اسے ذو البعشر، ذو العسر اور العشرہ (دس کے بغیر) بھی لکھتے ہیں۔

یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع بندرگاہ
 ”جنت“ کے نواح میں مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو تیس
 کلومیٹر پر اور ”رائح“ (مستورہ) سے تقریباً ایک سو پچھتر
 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

قریش کا یہی وہ تجارتی قافلہ تھا جس کی شام سے واپسی پر رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر دوبارہ مدینہ منورہ سے چلے گئے اور غزوہ بدر کا واقعہ پیش آیا تھا۔ غزوہ ذو الحصرہ کے لیے روانگی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا اور غزوے کا علم سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ یہ پرچم بھی سفید تھا۔ (الطبقات لابن سعد: ج ۲ ص ۹۰-۱۰۱ البدایہ والنہایہ: ج ۳ ص ۲۳۷ الرقیق المختوم: ص ۲۷۲) اصرہ

پس منظر:

مکہ مکرمہ میں کفار کی طرف سے اہل اسلام پر بہت زیادہ مظالم ڈھائے جاتے اور انہیں بدترین ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی راہ لی۔ یہاں آ کر مسلمان تنگ دستی کے باوجود مکہ کی نسبت قدرے پرسکون ماحول میں وقت بسر کرنے لگے۔

مسلمانوں کا آرام و سکون کفار مکہ کو ایک آنکھ نہیں
بھار رہا تھا، وہ انہیں نقصان پہنچانے اور بے آرام کرنے کی
نت نئی تدبیریں سوچتے اور اختیار کرتے رہتے تھے۔ اس
سلسلے میں ان کی ایک بدترین تدبیر یہ ہوئی کہ انہوں نے
ایک بہت بڑا تجارتی قافلہ ترتیب دیا۔ ان کے پاس جو
کچھ بھی تھا سب نے بڑھ چڑھ کر سہ تجارت پر لگا دیا۔

یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے بھی اس میں بھرپور حصہ لیا۔ پروگرام یہ تھا کہ اس دفعہ کی تجارت سے جو بھی منافع ملے گا وہ سب اسلام کے خلاف اور اہل اسلام کو (نقضِ بائبل) نیست و نابود کرنے کے لیے صرف کیا جائے گا۔ نیز ہجرت کرتے وقت مسلمان اپنے جس قدر اموال و مالک مکہ مکرمہ میں چھوڑ آئے تھے وہ بھی اس میں شامل کیا گیا۔

گو یا مسلمانوں کے اپنے اموال انہی کے خلاف استعمال کرنے کی سازش کی گئی۔ یہ تجارتی قافلہ ایک ہزار اوٹوں پر مشتمل تھا۔ جن پر پچاس ہزار دینار یعنی تقریباً دو سو باسٹھ کلو سونے کی مالیت کے برابر تجارتی سامان لدا ہوا تھا اور اس قافلے کی نگرانی پر صرف چالیس آدمی مقرر تھے۔ اہل مکہ کے سر زمین شام کی طرف جانے والے تجارتی قافلے ٹیڑھ یعنی مدینہ منورہ کی طرف سے ہی گذرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کو اس قافلے اور کفار کی تیاریوں اور سازشوں کی اطلاع مل چکی تھی۔ اس قافلے کا راستہ مروکنا سیاسی ضرورت اور مصلحت کا تقاضا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس قافلے کو روکنے کا فیصلہ کیا اور صحابہ

میں حضرت مرحوم کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوا قصہ یہ کہ عارف باللہ حضرت صوفی محمد عبداللہ علیہ الرحمہ مستجاب الدعوات تھے۔ صوفی صاحب مرحوم و مغفور سے مولانا بھی صاحب کی ملاقات رہی ہے اور ان سے وظائف لینے کی سعادت بھی ملی ہے۔ چنانچہ جب صوفی صاحب پر انہوں نے کتاب کی تکمیل کی تو میں نے بھی صاحبؒ سے عرض کی کہ حضرت صوفی صاحب تو اس دنیا میں نہیں رہے اور وہ ہمارے لیے دعا کرتے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ نے ایک مستجاب الدعوات شخصیت پر کتاب لکھی ہے اور حضرت صوفی صاحب سے آپ ملتے بھی رہے ہیں۔ لہذا آپ سے دعا کا خواستگار ہوں۔ حضرت بھی صاحب مسکرائے اور کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے اور فرمایا: دعا کرنی ہے کہ سلیم کا مکان بن جائے۔

اچھا.....! اچھا یا رہ میں وضو کر کے آؤں اور پھر میں آتا ہوں اور پھر ہم دونوں اللہ کے حضور دعا مانگتے ہیں کہ اللہ کریم!..... سلیم کا مکان بنا دے۔

چنانچہ حضرت مخدوم گرامی وضو کر کے تشریف لائے اور انہوں نے عربی وارد اور پنجابی میں میرے مکان کے لیے جامع دعا کرائی۔

اس دعا ہی کی برکت تھی کہ تھوڑے ہی دنوں بعد مکان کے بارے تحریک شروع ہو گئی اور اسباب مہیا ہونا شروع ہو گئے۔ اللہ کریم نے آبائی مکان کا حصہ بھی دلوا یا وہاں سے اور اعزاء و اقرباء سے بھی اللہ تعالیٰ نے اسباب مہیا فرما دیے۔

ہوں حضرت بھی صاحب میرے لیے ایک مستجاب الدعوات شخصیت ثابت ہوئے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس شفیق بزرگ کی ہال ہال مغفرت فرمائے۔ آمین!

حضرت بھی صاحب میرے خیال میں ایک بہت بڑی شخصیت تھے، ناموری اور غرور و تکبر ان کے قریب سے بھی نہ گزرے تھے۔ اللہ نے انہیں برصغیر پاک و ہند میں نامور کیا اور ان کی کتب کے غفلے پوری اسلامی دنیا میں ہوئے اور ان شاء اللہ ہوتے رہیں گے۔

مخدوم گرامی غزنوی اور لکھوی علمائے کرام سے
مستفید بھی ہوئے اور اسی طرح روپڑی خاندان بھی ان
سے رابطے رکھتا تھا۔

لئے موم نہیں ہوتا۔ معاشرت ہی ایک سبب منافرت بھی ہوتی ہے۔ مولانا موصوف پر اس سلسلے میں بھی رحمت الہی کی برکھ کھل کے برسی تھی کہ قارئین اور معاصرین سے انہیں برابر محبت ملی تھی۔

سینئر صحافی ارشاد عارف کے برادر مرحوم، صاحب علم و سلوک صاحبزادہ خورشید گیلانی نے اپنی کتاب ’رہک زمانہ لوگ‘ تالیف فرمائی تو اس میں اہل حدیث کے جن دو ناموروں کے فضل و فن کا والہانہ اعتراف کیا، ان میں ایک یہی ہمارے مدوح اور دوسرے پروفیسر عبد الجبار شاکر صاحب تھے۔ انڈیا کی علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے ڈین اور محقق مصنف ڈاکٹر مظہر یاسین صدیقی پاکستان تشریف لائے تو ایک مجلس میں مولانا کے متعلق فرمایا: ”بھئی صاحب کی تحریریں پڑھ کے ہم نے لکھنا سیکھا ہے۔“ روزنامہ ”نئی بات“ کے ایڈیٹر میں عظیم رفتہ کی نشانی جناب حافظ شفیق الرحمن نے ایک موقع پر بھئی صاحب کو بے ساختہ تابذ عرصہ قرار دیا۔ اس عاجز نے یہی بات بھئی صاحب کو کسی مجلس میں بتائی تو تابذ صاحب سراپا بخرو افسردہ ہو گئے۔ انکار میں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہنے لگے: ”نہیں، تابذ تو میں نہیں!“، شخص نستعلیق اور قول و قلم کے انتق مجیب الرحمن شامی صاحب کو میں نے موصوف کی مجلس میں مؤدب اور ان کی جملہ کتابوں کی جستجو کرتے پایا۔ جن دنوں بھئی صاحب مستجاب الدعوات صوفی عبداللہ پر کتاب لکھ رہے تھے

انہی دنوں معروف قلمکار ہارون الرشید نے اس پر جنگ میں کالم باندھا ”ممتاز مصنف الحق بھئی صوفی عبداللہ پر کتاب لکھ رہے ہیں۔“ راقم کو بھئی صاحب نے مسکرا کے بتایا تھا کہ جس دن یہ کالم چھپا، ٹھیک اس دن ”ممتاز مصنف“ نظر ثانی کرنے والے اپنے ایک کرم فرما کے ہاتھوں کتاب کا حتمی مسودہ ہمیشہ کے لئے کھو چکے تھے۔ (یہ ساری کتاب انہیں از سر نو مرتب کرنا پڑی تھی اور ہارون الرشید صاحب نے شب بھر جاگ کے ایک ہی نشست میں کتاب پڑھ لینے کی بات اپنے کالم میں لکھی تھی)

آپ کے فن خاکہ نویسی کو داد ادیب شہیر میرزا ادیب نے ان کی کتاب نقوش عظیم رفتہ کے مقدمے میں دی تھی۔ جیسا کہ سینئر اور صاحب علم صحافی رانا شفیق

صاحب طرز ادیب مولانا محمد حقائق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: جناب مولانا حافظ محمد یوسف سراج

والے شیوخ القرآن اور شیوخ الحدیث، متنوع موضوعات پر محیط ان کی کتابوں کے قارئین، شب و روز قاتل اللہ و قاتل الرسول کا وظیفہ کرنے والے دینی مدارس کے طلباء، منجھی رفقا ء، جماعتوں کے قائدین، اہل قلم، اہل صحافت اور اہل دل، موصوف کے محبت کیش اور نیاز مند۔ پھر جانے کہاں کہاں سے امنڈ آنے والے وہ بوڑھے جو اس کا نوے سالہ بابے کی رحلت پر بس روئے جاتے تھے۔ یا للجب!

ہم دفتر سے جنازے کے لئے نکلے تو مرحوم کی کتابوں میں مرقوم لطیف یاد کرتے جا رہے تھے، پھر وہاں مگر جانے کیا ہوا کہ یکا یک منظر بھیگتا چلا گیا اور آنسو بے دریغ گالوں پر ڈھلکتے چلے گئے۔ جنازے کے دراز قامت امام ڈاکٹر محمد حماد لکھوی کے پر معارف سینے سے دعاؤں میں سٹے کرب کے چشمے یوں پھوٹے کہ صفیں

صاحب طرز ادیب، خرد افروز خطیب، خاکہ نگاری میں اپنے منفرد اسلوب کے آپ امام اور خاتم، نوک قلم اور نوک زباں پر تاریخ کے ایک پورے عہد کو جزئیات سمیت تروتازہ رکھنے والا میوزیم اور انسائیکلو پیڈیا، چالیس سے زائد کتابوں کے ممتاز اور منسکر مصنف، متعدد علمی جرائد کے ایڈیٹر اور بعض کے بانی ایڈیٹر، منجھے ہوئے مترجم، ریڈیو پاکستان اور پی ٹی وی کے آغاز کے مقرر، قید مسلک سے آزاد سادہ اطوار عالم، بے تعصب وبے ریا اور مہر و وفا میں گندھے ہوئے خود دار انسان، جی ہاں یہ تھے شگفتہ نگار اور شگفتہ گو مولانا عہد محترم محمد الحق بھٹی صاحب، جو گذشتہ دنوں رب کی جوار رحمت میں جا بسے۔ کیا قسمت کے دھنی غلام تھے کہ وفات آقا کے مہینے میں ابدی دیں سدھار گئے۔ اس طرح ایک ہزار سے زائد دار ثانی سیرت

جن لوگوں کو ایک صدی کی مذہبی، سیاسی، تحریکی، سماجی زندگی، زندگی کی سادگی اور عہد رفتہ کی وضعداری و لمنساری کے نادر نمونے دیکھنے ہوں وہ موصوف کی خود نوشت سوانح ”گزر گئی گزران“ ضرور پڑھ لیں۔

سکے لگیں۔ لاریب یہ ایک خود ساز اور عہد ساز شخص کا جنازہ تھا۔ کوئی سوچے بھلا اس سے زیادہ کسی کی کامیابی اور کسی شخص پر اللہ کا کرم اور کیا ہوگا کہ اس شخص کی حیات و خدمات اور اس کے اسلوب نگارش پر یونیورسٹیوں میں تحقیقی مقالے لکھے جائیں، اس کی وقیع کتابیں ملک کے اندر ہی نہیں سرحد کے پار بھی چھپیں۔ اس کی کتب کے ہندی اور انگریزی تراجم شائع ہوں اور پھر بصورت کتب ہی اس شخص کی نگارشات کو پذیرائی نہ ملے بلکہ اس کے رشحات قلم ملک کے معتبر روزناموں، قومی رسالوں اور انسائیکلو پیڈیا میں بھی موزوں جگہ پائیں۔ کسی شخصیت کے نام اور مقام کے لئے ایک معتبر گواہی اس کے معاصرین کی بھی ہوتی ہے۔ یہ بڑا کڑا پتھر ہوتا ہے جو ہر کسی کے

کی سیرتیں اجاگر کرنے والا سیرت نگار ربیع الاول کے مہینے میں دارالحد جہاں بسا۔ لگ بھگ پچاس ہزار صفحات، دین اور اہل دین کی توصیف میں رقم کرنے والا یہ شخص اس جہان سے یوں گزرا کہ علم و ادب کے ناموروں کو ناصر باغ لاہور میں روتا نہیں بلکہ بلکتا اور سسکتا چھوڑ گیا۔ احباب و اقران اور لواحقین و پسماندگان ہی کو نہیں بلکہ قلم اور قراطس کو بھی اپنے فن میں یتیم اور لاوارث چھوڑ گیا۔

اللہ اللہ! غربت کو غیرت اور جرأت کا اسلوب دینے والا، اللہ غنی کے دربار میں کس عاجزانہ اہتمام سے حاضر ہو گیا ہے۔ جنازے میں کیسے کیسے لوگ اسے کدھا دیئے، اسکا آخری دیدار کرنے، اس سے اپنا تعلق نبھانے اور اسے اپنی پر خلوص دعاؤں کے ہار پہنانے آئے تھے۔ یونیورسٹیوں کے ثقہ پروفیسرز، اردو بازار سے کتابوں کے پبلشرز، رسالوں کے مدیران گرامی، ساری زندگی قرآن و حدیث پڑھانے والے منور سینوں اور سفید داڑھیوں

ہوتا تو اپنے ڈیرے (واں جتالہ) سے گاؤں آجاتے اور دیگر نوجوانوں کیساتھ مل کر ادھر ادھر کا خیال رکھتے کہ کوئی کسی قسم کی شرارت نہ کر پائے نیز قرب و جوار علاقہ میں جہاں کہیں جلسہ یا جمعہ المبارک کا پروگرام ہوتا تو اپنے ڈیرے (کنویں) سے کچھ لوگوں کو ساتھ لے جاتے اور پروگرام سنتے اور علماء کو مل کر واپس آتے تھے۔

گذشتہ رمضان یعنی 2015ء میں ہمارے ایک رشتہ دار نے افطاری کرائی جس میں بھائی محمد شریف کو شرکت کی دعوت دی ان کے گھر اور اس بستی کا فاصلہ تقریباً تین چار کلومیٹر ہوگا مقررہ دن عصر کے بعد گھر سے پیدل چلے وہاں پہنچے تو کافی لوگ جمع تھے افطاری کا وقت قریب تھا چونکہ وہ مسلکاً بریلوی تھے مولوی صاحب بھی موجود تھے اندری اندر ختم پڑھا اور پھر کھانا لگنے لگا بھائی کو پتا چلا کہ ختم پڑھا گیا ہے، اب وہ گھر والے لگے باتیں بنانے کہ ہم نے کھانا پہلے نکال لیا تھا وغیرہ مگر بھائی صاحب کہنے لگے کہ تم مجھے نہ بتلاتے اگر ختم دلانا تھا غصہ سے اٹھے اور باہر جا کر گرم پانی سے افطاری کی اور پھر واپس پیدل چلتے ہوئے اپنے گھر آگئے اور کھانا گھر آ کر ہی کھایا۔ گرمی کا روزہ سات آٹھ کلومیٹر آمدورفت کا سفر رشتہ داری اپنی جگہ پر سب سے بے نیازی مگر نبی ﷺ کی سنت کے خلاف کھانا نہیں کھایا یہ صرف دینی حیت تھی۔

1973ء کی بات ہے جون کے مہینے میں شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی نے علامہ حبیب الرحمن یزدانی شہید سے بھٹہ محبت میں تقریر کے لیے وعدہ لیا، مقررہ تاریخ پر راقم (طیب) یزدانی شہید کو ساتھ لے کر چلا، قلعہ سونڈھا سنگھ شاپ پر اترے تو سواری کا انتظام نہ ہو سکا ابھی پریشان کھڑے تھے کہ بھائی محمد شریف گھوڑی لے کر پہنچ گئے اس طرح میں اور یزدانی شہید گھوڑی پر گاؤں پہنچے۔

انکو تے بیٹے کو دین کے لیے وقف کر دیا:

1978ء میں ربانی صاحب کی والدہ محترمہ داغ مفارقت دے کر دنیا سے رخصت ہو گئیں محمد شریف کی کل کائنات تقریباً دو سال کی معصوم بیٹی اور حفظ القرآن کا طالب علم ایک بیٹا تھے۔ دو سالہ بیٹی کو بوڑھی دادی نے سنبھال لیا اور اس کی پرورش کی ذمہ داری اٹھائی اور بیٹا غم مادر میں دلبرداشتہ ہو کر پڑھنے کے لیے جانے سے انکاری ہو کر بیٹھ گیا۔ باپ ایک اور روحانی صدمہ سے دوچار ہو گیا

خدمت کی اور پھر کہا کہ یہ برتن لو اور گھروں سے اپنے لیے خود کھانا لے کر آؤ۔ محمد شریف نے کہا کہ عاشق بھائی مجھے جانے کی اجازت لے دو، رقعہ لکھ کر دے دو تاکہ گھر والوں کو دکھا سکوں اور مختلف گھروں سے مانگ کر میں نہیں کھا سکتا۔ سچ کہا اقبال نے

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

گھر آ کر رقعہ دکھایا اور ساتھ کہا کہ اب میں گھر میں بھیتی باڑی ہی کروں گا پھر ساری زندگی باوقار طریقہ سے زمیندارہ کرتے رہے اگر کوئی آزمائش اور پریشانی بھی آتی تو مزدوری کر کے بچوں کی ضروریات پوری کر لیں مگر اپنی خودداری پر حرف نہیں آنے دیا۔

دینی حیت:

راقم المحروف حفظ کر چکا تھا اور منزل یاد کرنے کے ساتھ ساتھ چند ایک ابتدائی اسباق چچا محترم سے پڑھتا تھا جن میں معروف زمانہ کتاب تقویۃ الایمان بھی شامل تھی۔ اس سے ایک تقریر تو حید کے موضوع پر یاد کی، بھٹہ محبت کے سکول میں عید کی نماز ادا کرنے گئے لوگ آ رہے تھے چچا محترم نے حکم دیا کہ لوگوں کے اکٹھا ہونے تک تم تقریر نہ کرو، میں نے تقریر شروع کی اور تقریر کے دوران ایک شعر کچھ اس طرح پڑھا

مونہوں کہیں جو اللہ اکبر اکبر کل کبیراں

عید کے بعد کچھ لوگوں نے طوفان بدتمیزی برپا کر دیا کہ اس لڑکے نے ہمارے بزرگوں کی توہین کر دی ہے ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے تو بھائی شریف سکول کے گیٹ پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہنے لگے جو کچھ کسی نے کرنا ہے ابھی کر لے ہم ہر طرح سے پنپنے کے لیے تیار ہیں کوئی بعد میں نہ کہے کہ ہم نے یہ کر دینا تھا وہ کر دینا تھا۔ الحمد للہ! اس کے بعد ہر طرف خاموشی ہو گئی جامع مسجد الحمدیث بھٹہ محبت میں جب کوئی پروگرام جلسہ وغیرہ

لباقد، خوبصورت سرخ و سفید چہرہ، اونچی ناک، متبسم شکل، معمولی تراش خراش کے ساتھ سفید داڑھی راقم المحروف (قاری محمد طیب بھٹوی) کے بڑے حقیقی بھائی، شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی کے حقیقی بیٹے مفسر قرآن حافظ عبدالسلام بھٹوی کے تایا زاد بھائی مولانا طاہر طیب، مولانا سید طیب حافظ مسعود بھٹوی برادران کے حقیقی تایا جان مولانا عبدالرحمن زاہد بھٹوی اور مولانا مشتاق احمد فاروقی بھٹوی کے حقیقی ماموں مولانا منیر احمد بھٹوی اور مولانا مجیب الرحمن بھٹوی کے حقیقی چچا اور الحمدیث کے دلوں کی دھڑکن حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی خطیب اعظم کاموگی کے والد محترم محمد شریف (المعروف شریف جتالہ) تھے جو اپنے آبائی گاؤں بھٹہ محبت ضلع (ساہیوال) اوکاڑہ میں غالباً 1940ء کو پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری سکول سے حاصل کی اور ناظرہ قرآن مجید جامع مسجد محمدی الحمدیث کے امام میاں محمد رمضان سے پڑھا پھر درس نظامی کے لیے اپنے ماموں زاد ہم عمر محمد عاشق کے ساتھ دارالعلوم اسلامیہ ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ اپنے چچا شیخ الحدیث حافظ محمد بھٹوی کے پاس پہنچ گئے، انھیال والے چونکہ بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے ختم اور گیارہویں وغیرہ کے پابند تھے مگر ایک سال بعد محمد عاشق نے مدرسہ کے ماحول سے متاثر ہو کر گیارہویں وغیرہ کے خلاف گھر میں تبلیغ شروع کر دی تو گھر والوں نے آئندہ کے لیے الحمدیث مدرسہ میں جانے پر پابندی لگا کر اپنے پیرخانہ میاں خان نزد بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے درس میں بھیج دیا۔

محمد شریف جب آئندہ سال مدرسہ میں اکیلے گئے تو دل نہ لگنے کی وجہ سے واپس آ گئے اور گھر والوں سے اجازت لے کر محمد عاشق کے ساتھ ان کے مدرسہ میں چلے گئے ہاں مدرسہ میں کھانے کا انتظام نہیں تھا بلکہ گھروں سے طلباء اپنے لیے خود کھانا لاتے تھے۔ چند دن محمد عاشق نے

حاجی محمد یوسف چغتائی کا سانحہ ارتحال!

شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت امیر جمعیت مولانا معین الدین لکھویٰ فرما رہے تھے۔ اجلاس میں بعض لاہور کے ممبران نے جامعہ سلفیہ کے اخراجات کو بدف تنقید بنایا اور کہا کہ مرکزی دفاتر کے اخراجات کے لیے بڑی رقم رہ جاتی ہے جس سے بہت سے منصوبے تکمیل کو نہیں پہنچ پاتے۔ اس کے جواب میں حاجی محمد یوسف صاحب نے جوش و جذبہ کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ کے تمام تر اخراجات فیصل آباد پر چھوڑ دیئے جائیں مرکزی دفاتر کے لیے الگ فراہمی کی جائے۔ فیصل آباد کے تاجر حضرات جن میں صوفی احمد دین مرحوم اور حاجی بشیر احمد پیش پیش تھے۔ نیز فیصل آباد کی دینی قیادت مولانا محمد صدیق، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا عبید اللہ احرار اور مولانا محمد رفیع مدن پوری (رحمہم اللہ اجمعین) ان سب نے حاجی صاحب کی تجویز کی بھرپور تائید کی۔ حاجی صاحب کی اس مخلصانہ پیش کش کا بجمہ اللہ نتیجہ ہے کہ جماعت کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ کے کلینے اخراجات صرف اور صرف فیصل آباد سے فراہم ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اقتصادی ملکی صورت حال اور مہنگائی کے روز بروز اضافہ کے باوجود کبھی بھی پریشانی کی نوبت نہیں آتی۔

کسی زمانے میں پکچری بازار کے باہر بس سینڈ ہوا کرتا تھا، بازار میں داخل ہوتے ہی تھوڑے فاصلے پر حاجی صاحب کی دکان ”یوسف ڈائریز کارپوریشن“ تھی۔ بس سے اتر کر علمائے کرام سیدھے حاجی صاحب کی دکان پر آتے، حاجی صاحب انہیں چائے وائے پلاتے اور قیام و طعام کا انتظام ہوتا۔ ماہ رمضان المبارک میں تو ملک کے چیدہ چیدہ مقامات کے مدارس کے سفیر حضرات کا ان کی دکان پر تانتا بندھا رہتا، وہ ہر ایک کو مہمان نوازی اور مالی معاونت سے نوازتے۔ اس دوران سودا سلف اور کاروباری معاملات ملازمین کے سپرد کر دیتے۔ غرضیکہ ان کی بے شمار یادیں دماغ میں تازہ ہو رہی ہیں۔ بقول شاعر۔

ان کی یادوں سے رگِ جاں میں دکھن ہونے لگے
ذکر چھڑ جائے تو پھر دل بھی رونے لگے

تحریہ: جناب مولانا محمد یوسف انور

۳۱ اکتوبر کی شام فیصل آباد کے ممتاز تاجر حاجی محمد یوسف چغتائی فضائے الہی سے قریباً ۹۰ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! پیراڈائز ویلی شیخوپورہ روڈ پر ان کی رہائش گاہ کے قریبی پارک میں فضیلت الشیخ مولانا محمد یونس بٹ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام و طلبہ علمائے کرام اور تاجر طبقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری پچاس سالہ رفاقت و یکجائی اختتام کو پہنچی رہے نام اللہ کا!

حاجی صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے عام تاجر ہی نہیں بلکہ فیصل آباد چیمبر آف کامرس جیسے تاجروں کے بڑے ادارے کے اولین صدر رہ چکے تھے۔ شہری جمعیت اہل حدیث کے دیرینہ رہنما اور مرکزی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار کی انجمن اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل تھے۔ ان کی صفات میں سے ایک بڑی صفت یہ تھی کہ شروع دن سے لے کر آج تک مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہے اور اس کی مرکزی شوریٰ کے قابل قدر ممبر تھے۔ جامعہ سلفیہ کی وہ ہر سطح پر خدمت کرتے رہے۔ جامعہ کے ناظم مالیات کی حیثیت سے بھی اور کچھ عرصہ پیش آمدہ حالات کے باعث مہتمم کے منصب جلیلہ پر فائز رہتے ہوئے بھی جامعہ کے نظام کو بخوبی چلاتے رہے۔ اس سلسلہ میں انہیں مرکزی امیر مولانا محمد اسماعیل سلفی کی رہنمائی، مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبح ناظم تعلیمات اور میاں فضل حق صدر جامعہ کا مکمل اعتماد حاصل رہا۔ اپنی کاروباری مصروفیات کے باوجود وہ دینی ذمہ داریاں سرفہرست سمجھ کر انجام دیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ حسنات و اعمال قبول فرمائے۔ آمین!

مرحوم حافظ محمد اسماعیل روپڑی، حافظ محمد اسماعیل ذبح اور مولانا محمد صدیق کی خطابت کے بڑے دلدادہ تھے اور اکثر ان کی خوش بیانی کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

برسوں پہلے کی بات ہے جبکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مالی فراہمی جامعہ سلفیہ ہی کے نام سے ہوا کرتی تھی مرکزی دفاتر کے اخراجات بھی اسی سے پورے ہوتے تھے۔ انہی دنوں لاہور روڈ گوبرانووالہ جامعہ محمدیہ میں مرکزی مجلس

پھر بیٹے کو بیمار و محبت سے بہلا پھسلا کر شفقت و حکمت سے منا کر دہ بارہ پڑھنے کے لیے بھیج دیا، اس کے بعد بیٹے کو ماں اور باپ دونوں کی محبت دے کر عالم دین بنایا اور اس کے لیے اللہ سے دست بدعا رہے کہ یا اللہ! جو بیٹا تو نے مجھے دیا ہے میں نے اس کو تیری راہ میں تیرے دین کے لیے وقف کر دیا، اب دنیا و آخرت میں قبولیت تو عطا فرما دے۔ پھر ان دعاؤں کا شمر خطیب اسلام مولانا قاری محمد حنیف ربانی جانشین یزدانی شہید کی صورت میں باپ کو تقریباً 28 سال اس کی بہاریں دکھائیں بالآخر ﴿إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ﴾ کا فیصلہ خداوندی نافذ العمل ہو گیا اور بھائی محمد شریف اپنے بیٹے کو پر رونق گلستان میں چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے اور زبان حال سے کہتے جا رہے تھے۔

بھلا بھولا رہے یارب! چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بونا میں نے پالا ہے

علاقہ کا تاریخی جنازہ:

مورخہ 7 دسمبر 2015ء بروز سوموار دن تقریباً اڑھائی بجے ڈیرہ واں جتالہ بھٹہ محبت ضلع اوکاڑہ میں منسفر قرآن حافظ عبدالسلام بھٹوی نے جنازہ پڑھایا، نماز جنازہ سے پہلے چند ایک علمائے کرام نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا، قاری محمد حنیف ربانی نے اپنے والد محترم کے متعلق فرمایا کہ میرے باپ نے زندگی بھر مجھے والدہ کی جدائی کے بعد ماں باپ دونوں کی محبت و شفقت دی ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر امیری و غربی میں اپنی خودداری پر آنچ نہیں آنے دی۔ دینی محبت کی یہ بین دلیل ہے کہ اکلوتے بیٹے کو باوجود انتہائی محبت و شفقت کے اللہ کی راہ میں دین کے لیے وقف کیے رکھا، جنازہ میں علمائے کرام نے بغیر کسی امتیاز کے کثرت سے شرکت فرمائی اس علاقے کا یہ تاریخی جنازہ تھا۔

دعائے صحت

مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ کے چھوٹے بھائی قاری عبداللہ یونس چار ماہ سے گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ عمر ہسپتال اوکاڑہ میں زیر علاج ہیں احباب جلد و کامل صحت یابی کے لیے دعا جاری رکھیں۔
دعا گو: خلیل الرحمن صدر A.Y.F اوکاڑہ

طب و صحت

تجربات و مشاہدات

جناب حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

① دماغی کمزوری، نظری کمزوری، الرجی، دائمی نزلہ سوزش، اعصابی کمزوری کا لا جواب حل کچھ یوں ہے۔ اپنے معدہ کی اصلاح کے ساتھ رات کو جوارش کمونی ایک چمچ پانی کے ساتھ کھائیں اور خشک ایک پاؤ پنے کی دال ایک پاؤ دونوں کو الگ الگ دھو کر خشک کر کے ایک پاؤ ناریل (کھوپرا) سب کو باریک کر کے ایک پاؤ دیسی گھی سے کڑا ہی میں ہلکا براؤن کر لیں۔ جب ان سے خوشبو آنے لگے تو اتار کر فالتو گھی نکال بھی سکتے ہیں۔ ۲ چمچ روزانہ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے وقت ایک گھنٹہ پہلے استعمال میں لائیں۔ چند ہفتوں میں چہرے پر چمک اور بہار نمایاں ہوگی۔ یا ایک روز جوارش کمونی رات کو کھائیں اور ایک رات کو اسے استعمال میں بھی لا سکتے ہیں۔

② فاج والے مریض کو ہر گزرتے منٹ میں مریض کا دماغ ۱۹ لاکھ خلیات سے محروم ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر مناسب علاج بروقت ہو جائے تو اس کے اثرات کو کم سے کم کیا جاسکتا ہے۔

③ اکثر لوگ گھریلو نسخوں کے طور پر دانتوں کو صاف کرنے کے لیے نمک کا استعمال کرتے ہیں لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ صرف نمک کا استعمال مسوڑوں میں زخم کر سکتا ہے۔

④ وزن بڑھانے کے لیے کھجور پانچ عدد مغز بادام ۵ عدد دیسی کشمش ایک چمچ پانچ عدد کیلے دودھ ۱/۲ اکلو میں ان سب کا ملک شیک پینے سے چند ہفتوں میں وزن میں اضافہ ہو جائے گا۔

⑤ منہ کی بدبو دور کرنے کے لیے گیسرین بلے پانی سے غرا کرنا مفید ہے۔

⑥ تل سیاہ ایک پاؤ بادام ایک چھٹاک ناریل آدھ پاؤ کوزہ مصری ۱۲۰ گرام ان سب کو پوڈر بنا کر رات کو دو بڑے چمچے دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے جسم طاقتور ہوتا ہے۔ جسم میں نشاط و پھرتی پیدا ہوتی ہے۔ دل و دماغ جگر اور اعصاب کو طاقت

پہنچتی ہے۔ بندہ ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

⑦ بھوک اچھی طرح نہ لگتی ہو پیٹ میں ریاہ بھرے ہوں تو کچا اور کم مناسب تراش میں اس کے اوپر نمک یا چینی مناسب چمک کر ایک یا دو ماشے کھائیں دن میں ایک دو بار اوپر سے پانی پی سکتے ہیں۔

⑧ عینک سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے موسم سرما میں مچھلی کے سر کا سوپ دن میں ۲-۳ بار کھانے کے بعد ایک کپ پی لیں۔ اگر مناسب خیال کریں تو فلفل سیاہ، اورک، پیاز نمک بھی بطور ذائقہ ڈال سکتے ہیں۔

⑨ دائمی قبض اور بادی بواسیر سے چھٹکارا کے لیے الائچی کلاں ایک تولہ فلفل سیاہ ایک تولہ شام کی ایک تولہ زنجبیل ایک تولہ کلونجی اور گل سرخ ایرانی ۳-۳ گرام نمک لاہوری ۲ تولہ تمام ادویہ صاف کر کے باریک پوڈر بنا کر رات سوتے وقت ۵-۶ گرام پانی کے ساتھ کھائیں۔ ہفتہ میں ایک دفعہ بادام روغن خالص یا روغن ارند دودھ کے ہمراہ ۲-۴ چمچ استعمال کریں کھانے کے بعد ۵ عدد مرہ آملہ یا مرہ ہرڑہ استعمال کر لیں نتائج مزید حوصلہ افزا ہوں گے۔

⑩ باؤلا کتا کسی کو کاٹ لے تو فوراً کتے کے کاٹے پر شہد خالص، پیاز اور نمک کے ساتھ مغز اخروٹ پیس کر فوری باندھیں زہر فوری دور ہو جائے گا۔

⑪ ٹماٹر ہماری صحت کے لیے بے حد مفید ہے، تاہم کیرو لینا یا یونیورسٹی کے تحقیق کاروں نے ٹماٹر کے بارے میں تحقیق کے بعد بتایا ہے کہ ٹماٹر میں موجود کیسائی مادہ لائکوپین (Lycopene) نہ صرف خوش رنگ بناتا ہے بلکہ حملہ قلب کا خطرہ کم کر دیتا ہے۔ جن افراد کا لائکوپین کا ارتکاز کم ہوتا ہے ایسے افراد روزانہ ایک ٹماٹر کھانے کے ساتھ ضرور کھائیں۔ تولیدی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

⑫ مٹانہ و گردہ کی پتھری میں مبتلا مریض گاجر کا جوس دن میں کم از کم ۲ گلاس لازمی ہیں۔

⑬ کھانسی اور سینے کے درد کی صورت میں گاجر کا سالن مفید ہے۔

⑭ پیلا یرقان کی صورت میں گاجر کا جوس کوزہ مصری ڈال کر پییں۔

⑮ دبلے پن کا علاج رات کے وقت چار عدد چھوہارے ایک پاؤ گرم دودھ میں بھگو دیں، صبح

نہار منہ اچھی طرح چبا کر کھالیں اوپر سے دودھ نوش کر لیں۔

⑯ بالوں کو صحت مند بنانے کے لیے لوکی (کدو) کو کدو کش کر کے سرسوں کا تیل جب گرم ہو جائے اس میں ڈال کر ہلکا براؤن ہونے پر چولہا بند کر کے ٹھنڈا ہونے پر کسی چھلنی سے چھان کر بوتل میں محفوظ کر لیں؛ بالوں پر لگائیں؛ بال خوبصورت اور صحت مند ہوں گے۔

⑰ سیب میں بے شمار خصوصیات اور فوائد ہیں۔ سیب دل پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ بخار میں مبتلا افراد کو بھی سیب کھلائیں۔

⑱ جو بچے رات کو بستر پر پیشاب کرنے کے عادی ہوں انہیں سونے سے قبل پینے والی اشیاء سے پرہیز کے ساتھ ایک چمچ شہد میں دو کالی مرچ کے دانے پیس کر دینے سے عارضہ میں فائدہ ہوگا۔

⑲ کلونجی پیس کر یا پیاز کے رس کے ساتھ شہد صبح و شام استعمال سے دسے کے مریض کو انتہائی مفید ہے۔

⑳ کیکر کے درخت کی مسواک کیا کریں؛ دانتوں کی تمام بیماریوں کو ختم کرتا ہے۔

㉑ کیکر پھلیاں بیج پختہ ہونے سے قبل خاص طریقے سے استعمال کریں؛ پوڈر بنا کر کھانے سے بالوں کی سیاہی کا باعث ہیں۔ اس کی پھلیوں کا اچار بھی کر در/لیکوری/معدے کی تکالیف میں مفید ہے۔

㉒ نکسیر خواہ کتنی پرانی ہو سرد چینی دس روپے پنسار سے لے کر یا اصل سرد چینی کالی مرچ جیسی اس کے ساتھ ڈنڈی ہوگی باریک پیس کر رکھ لیں ایک چھوٹا چمچ ایک گلاس دودھ میں ڈال کر مکس کر کے فریج میں رکھ دیں صبح خالی پیٹ دودھ پلا دیں۔ تین دن ایسا کریں زندگی میں شاید ہی دوبارہ تکلیف ہو۔

㉓ عمر رسیدہ اور شادی شدہ حضرات دار چینی کو خوب باریک کر کے دو ماشے صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال میں لائیں دودھ ہضم کی بہترین دوا ہے۔

㉔ گرم پانی سے نہانا دودھ کا پینا، تھوڑی غذا، زود ہضم غذا کا استعمال فائدہ ہی فائدہ ہے۔

㉕ تیل کی مالش کے بعد جسم ٹھنڈا ہونے کے بعد نہانا فائدہ مند ہے۔

㉖ ہر میں تیل لگا کر نہانے سے نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ دماغی عوارض دور ہوتے ہیں۔

سعودی عرب اور ایران کے درمیان پاکستان کا مصالحانہ کردار خوش آئند ہے۔ امیر محترم

❊ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور ایران کے درمیان پاکستان کا مصالحانہ کردار خوش آئند ہے۔ امید ہے دونوں ممالک امن مشن کی تجاویز پر عمل کریں گے۔ وزیر اعظم اور آرمی چیف مسلم امہ کا در در رکھتے ہیں۔ سعودی عرب اور ایران میں کشیدگی مسلم امہ کے لیے نقصان دہ ہے۔ دونوں کو اختلافات میں کمی لانا ہوگی اور ایک دوسرے کی سلامتی اور خود مختاری کا احترام کرنا ہوگا۔ مرکزی دفتر میں علماء کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بد قسمتی سے مسلم ملکوں میں تکفیریت اور خارجیت کی بنیاد پر فرقہ وارانہ قتل و غارت گری کو ہوا دی جا رہی ہے، اس مقصد کے لیے پے پناہ وسائل خرچے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں مسلمان ممالک کو مل کر دشمنان اسلام کی سازشوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ بیرونی قوتیں مسلم ملکوں میں اپنے مذموم ایجنڈے کے تحت نفاق ڈال رہی ہیں۔ ایران اور سعودی عرب میں کشیدگی صرف دونوں ملکوں ہی نہیں پوری مسلم دنیا کیلئے سخت نقصان دہ ہے۔ سعودی عرب اور ایران کے درمیان مصالحت کے لیے وزیر اعظم اور آرمی چیف کی کوششیں قابل قدر ہیں، دونوں ممالک تصادم سے گریز کریں، بصورت دیگر داعش کے خلاف لڑائی بہت مشکل ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور ایران تنازعہ سے شدت پسند فائدہ اٹھائیں گے۔ سعودی عرب میں پھانسیوں کے معاملہ کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوششیں درست نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو اس سے کسی مسلم ملک کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا البتہ اسلام دشمن قوتیں اس کا فائدہ ضرور اٹھائیں گی۔ اس لئے پھونک پھونک کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ بد قسمتی کی بات ہے کہ دنیائے کفر اس وقت پاکستان اور سعودی عرب سمیت تمام مسلم ملکوں کو کمزور کرنے کیلئے خوفناک سازشیں کر رہا ہے۔ (میڈیا سیل 106 راوی روڈ لاہور)

باچا خاں یونیورسٹی پر دہشت گردوں کا حملہ قابل مذمت ہے۔ تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے والے علم دشمن ہیں

دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں دہشت گردی کے خلاف قومی عزم کو کمزور نہیں کر سکتیں۔ حافظ عبدالکریم ایم این اے

❊ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے چارلس باچا خاں یونیورسٹی میں دہشت گردوں کے حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے مشترکہ بیان میں ان کا کہنا ہے کہ تعلیمی اداروں کو نشانہ بنانے والے علم دشمن ہیں، دہشت گردوں کی بزدلانہ کارروائیاں دہشت گردی کے خلاف قومی عزم کو کمزور نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے حملے میں شہید ہونے والوں کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

طب و صحت

بقیہ

- ❊ بخار، نزلہ زکام اور کھانسی کی صورت میں آنکھوں میں چھینے لگانے سے نظر تیز ہوتی ہے۔
- ❊ پاؤں میں تیل کی مالش کرنے سے نظر تیز ہوتی ہے بے خوابی دور ہوتی ہے۔
- ❊ ورزش کے بعد سر اور پاؤں میں مالش کر کے ذرا آرام کرنے کے بعد نہانے والے آدی کے قریب امراض نہیں پھٹکتے۔
- ❊ کچا آملہ/ خشک آملہ کو کوٹ کر جسم پر مل کر نہانے سے برقان پیلا دور ہو جاتا ہے۔

- ❊ پیشاب بند ہونے کی صورت میں یا پیشاب میں جلن ہونے کی صورت میں پینے والی اشیاء کچی لسی تازہ پانی، جوس وغیرہ زیادہ استعمال کریں۔ تربوز، خربوزہ گنے کا رس بھی فائدے مند ہے۔
- ❊ گرمی کی شکایت میں مٹی کے گھڑے میں رکھے ہاسی پانی سے چار گلاس نہار منہ پانی پییں معدہ گردے کے لیے مفید ہے۔
- ❊ انار کو اس کی چربی (ہلکی جھلی) جو دانوں کے اوپر ہوتی ہے کے ساتھ کھائیں، معدہ اور ذہن کو بڑھاتی ہے خون کو بھی صاف کرتی ہے۔
- ❊ کیلے کے جھلکوں کو پیس کر ان کا پیسٹ درد کی جگہ ۱۵

- منٹ تک لگائے رکھنے سے سردی میں آفاقہ ہوتا ہے۔
- ❊ چند مغز بادام کی گریاں اور ذرا سی فلفل سیاہ پیس کر کسی بوتل میں ڈال لیں، نہار منہ اسے کھائیں حافظہ اور نظر کے لیے مفید ہے۔
- ❊ جگر کے امراض میں مولیٰ لا جواب چیز ہے۔ نہار منہ کھائیں، پکا کر کھائیں اور اس کے پتوں کا پانی پییں۔
- ❊ ادراک یا دار چینی دونوں میں کوئی چیز چائے یا دودھ پتی میں ڈال کر پییں۔ انفلوینزا میں شفا ہوگی۔
- خط و کتابت پتہ: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہرہ
- مطب سبحان اللہ گندھیاں روڈ کوٹ راجھاسن، قصور (پنجاب)
- 0301-4481583

اخبار الجماعۃ

آپ سے محبت کا ذریعہ اتباع رسول ہے

✽ مسلم امہ کی نوجوان نسل میں کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کا جذبہ موجزن ہے۔ بزرگوں کو عمر کے اختلاف کو مد نظر رکھتے ہوئے حکمت عملی سے کام لینا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جزائوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف جاوید نے جامع مسجد محمدی اہلحدیث کھڑیا نوالہ میں نائب امیر تحصیل نارووال نذیر احمد اسد آف بدوملی کے ساتھ ایک ملاقات میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جشن کے پیچھے بھانگی قوم کو مشن سے روشناس کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ رسول اللہ سے محبت کا بہترین ذریعہ اتباع رسول ہے۔

علماء کا احترام اسلامی تعلیمات کا اہم جزو ہے۔ مسلمانوں کو احترام علماء کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ یہ بات امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور قاری عبدالستین اصغر نے بدوملی کے نواحی گاؤں مہیس بوبے والی میں اہل گاؤں کی طرف سے قاری محمد صفدر قاسمی کے اعزاز میں منعقد کی گئی الوداعی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ علماء امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ تقریب سے قاری منزل پسوری اور پروفیسر مطیع اللہ باجوہ نے بھی خطاب کیا۔ تقریب کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نارووال کے امیر چوہدری شوکت علی مہیس نے کی۔ تقریب کے اختتام پر تمام مہمانوں کی پر تکلف ضیافت بھی کی گئی۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی بدوملی

نامزدگی

✽ مورخہ 3 جنوری 2016ء اتوار کو اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کا اہم اجلاس زیر صدارت عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان ہوا۔ جس میں باہمی مشاورت سے ASF پنجاب کا صدر جاوید اقبال بخاری اور جنرل بیکرٹری ASF پنجاب حافظ محمد طیب کو نامزد کیا گیا۔ اجلاس میں طے ہوا کہ تیسرا اہل حدیث طلبہ سیمینار 27 مارچ بروز اتوار گوجرانوالہ شہر میں کیا جائے گا۔ ASF کے نظم کو مزید مضبوط اور مربوط کرنے کے لیے ہر ضلع اور تحصیل سطح پر تربیتی پروگرام زیادہ سے زیادہ کیے جائیں۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت ASF پاکستان

سعودی عرب کی ریڈیو اجلاس مجلس شوریٰ

✽ ایران میں سعودی عرب کے سفارتخانہ پر حملہ اور اس کو جلائے جانے کے خلاف اور باقر نمر کی باغیانہ روش پر اس کا سر قلم کرنے پر سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث دیتھ فورس لاہور کے زیر اہتمام ایک ریڈیو کانفرنس گئی۔ ریڈیو میں کثیر تعداد میں اراکین مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور اور کارکنان اہل حدیث دیتھ فورس لاہور اور عوام الناس نے شرکت کی۔ یہ ریڈیو جامع مسجد دارالسلام لوئر مال سے شروع ہوئی اور ناصر باغ سے ہوتی ہوئی واپس جامع مسجد دارالسلام پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریڈیو سے جناب عبدالملک مجاہد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب، مولانا علی محمد ابوتراب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان، قاری عبدالستین اصغر حافظ عبدالرحمن صدر اہل حدیث دیتھ فورس لاہور اور رانا نصر اللہ خاں امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور نے پر جوش خطابات کیے۔ انہوں نے اپنے خطابات میں باقر نمر اور ایران کی پر زور مذمت کی اور سعودی عرب کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد شوریٰ کی میٹنگ شروع ہوئی جس میں سب سے پہلے تبلیغی پروگراموں کا جائزہ لیا گیا اور انہیں مزید منظم اور مربوط کرنے کے لیے امیر لاہور، ناؤن امراء و ناظمین اور ناظم تبلیغ لاہور کو ہدایات دیں۔ ایجنڈے کی دوسری شق ختم نبوت تربیتی نشست کا جائزہ تھی جس میں جناب قاری عبدالستین اصغر مولانا ارشد بیگم کوٹی، قاری محمد حنیف ثاقب، علامہ منیر احمد وقار اور دیگر حضرات نے اسے خوب سراہا اور کہا کہ اس طرح کی نشستوں کو تسلسل سے جاری رکھنا چاہیے۔

ایجنڈے کی تیسری شق ضلعی سالانہ اہل حدیث کانفرنس کا انعقاد تھا۔ باہمی مشاورت کے بعد طے پایا کہ مارچ کے آخری ہفتے یا اپریل کے پہلے ہفتے میں ایوان اقبال لاہور میں سالانہ ضلعی اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

ایجنڈے کی آخری شق ناظم لاہور کی علالت کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لیے باہمی مشاورت تھی۔ ہاؤس نے توثیق کی کہ موجود قائم مقام ناظم حکیم عبداللطیف مدنی کو ہی قائم مقام ناظم پر قرار رکھا جائے۔

آخر میں رانا نصر اللہ خاں صاحب نے اپنی کچھ ذاتی مصروفیات اور مجبوریوں کی وجہ سے منصب امارت سے رخصت لی اور اراکین شوریٰ کی مشاورت سے حضرت مولانا قاری

عبدالستین اصغر کو قائم مقام امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور مقرر کیا۔ مجلس کے اختتام پر حاضرین کی پھیلی سے توضع کی گئی۔

رپورٹ: حکیم عبداللطیف مدنی قائم مقام ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

تحصیل جام پور کی شوریٰ وعاملہ کا اجلاس

✽ مورخہ 20 دسمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور کی شوریٰ وعاملہ کا خصوصی اجلاس مرکز اہل حدیث میں منعقد ہوا جس کی صدارت امیر تحصیل جناب ملک راشد عمران اعوان نے کی، مہمان خصوصی ضلعی امیر حضرت مولانا محمد یونس صاحب راہی تھے۔ تحصیل بھر کے ارکان شوریٰ و تمام یونٹوں کے ذمہ داران نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب ساجد ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جام پور نے جماعت کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی جس پر تمام شرکاء نے اظہار اطمینان کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے:

۱۔ ماہ ربیع الاول و ربیع الثانی میں تحصیل بھر میں 24 مقامات پر سیرت کے عنوان پر جلسے اور درس۔

۲۔ 20 مارچ کو ذریعہ غازیخان میں ڈویژنل کانفرنس کامیاب بنانے کے لیے رابطہ مہم ہر یونٹ سے بسوں اور ویکوں کے قافلے شریک ہوں گے۔

۳۔ حالیہ بلدیاتی الیکشن میں جماعت کے کردار کو سراہا گیا۔ خصوصی جام پور شہر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے حمایت یافتہ آٹھ کونسلرز منتخب ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ وارڈ نمبر ۱۰ جس میں مرکز اہل حدیث واقع ہے یہاں سے جماعتی کارکن حاجی محمد اکرم قریشی کو دو تہائی سے بھی زائد اکثریت سے کامیاب کرانے پر احباب انتہائی خوش ہوئے۔ انہوں نے بھی اجلاس میں خطاب فرمایا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ امید ہے کہ حاجی محمد اکرم قریشی جام پور کے چیئرمین منتخب ہو جائیں گے۔ (ان شاء اللہ) مولانا محمد یونس راہی صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

انعام الرحمن ساجد خادم مرکزی جمعیت اہل حدیث جام پور

نامزدگی

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث بھکر کے امیر جناب زیر محمود مغل نے جماعتی اجلاس میں حافظ محمد عرفان اسعد (پرنسپل جامعہ اسلامیہ سلفیہ اڈا جہان خاں) کو ان کی جماعتی کاوشوں کے اعتراف میں تحصیل بھکر کا نائب ناظم نامزد کیا ہے۔ ہم اس اعزاز پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: قاری محمد انور ظہیر ناظم تحصیل بھکر

مولانا عبدالستار عاصم کو صدمہ

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے رہنما جامع ریڈنگ کے خطیب محترم جناب مولانا عبدالستار عاصم کی ہشیرہ گذشتہ دنوں فقائے الہی سے وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نیک سیرت پابند صوم و صلوة تھیں۔ مولانا عبدالستار عاصم سے ہفت روزہ اہل حدیث کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ایڈیشنل جنرل سیکرٹری رانا محمد شفیق خاں پرسوری ناظم مرکزی سیکرٹریٹ حافظ بابر فاروق رحیمی حافظ مسعود عبدالرشید انظہر ڈاکٹر فیض احمد بھٹی سعد محمد مدنی حافظ یحییٰ طہ محمد عمران مجاہد سمیت دیگر جماعتی ذمہ داران اور کارکنان نے ان سے گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے متوفیہ کے لیے بلندی درجات کی دعا کی کہ اللہ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب: عبدالرحمن قریشی، ناظم پنجاب

ڈاکٹر فیض احمد بھٹی کے برادر اکبر انتقال کر گئے

✽ معروف دانشور جناب ڈاکٹر فیض احمد بھٹی کے برادر اکبر جناب محمد اشفاق بھٹی آف کنکن پور گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی ملنسار بااخلاق سکول ٹیچر ہونے کے ساتھ ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دیرینہ کارکن تھے کنکن پور میں مرحوم کی نماز جنازہ میں ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی اور مرحوم کی زندگی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اشفاق بھٹی کی بشری لغزشوں کو معاف فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور ڈاکٹر فیض احمد بھٹی حاجی غلام مصطفیٰ بھٹی سعد محمد مدنی اور ان کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم دفتر 106 راوی روڈ لاہور

دعائے مغفرت

✽ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سلطان پورہ ونیکے تار ضلع حافظ آباد کے خطیب مولانا بشیر احمد کیلانی 55 سال کی عمر میں 25 دسمبر 2015ء کو نماز عشاء کی جماعت کروانے کے بعد کراڈ کار میں مصروف تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! 2 سال سے اسی مسجد کے امام اور خطیب تھے اور بہت صالح شخصیت تھے۔ مولانا عبدالملک مجاہد کے قریبی عزیز تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ کیلانی نوالہ میں مولانا قاری محمد ادریس نے پڑھائی، قبر پڑعا

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث بھارت کے سابق ناظم اعلیٰ اور ممتاز عالم دین مولانا عبدالوہاب خلجی نے نیپال کے معروف عالم دین مولانا عبداللہ مدنی جھنڈاگری (صدر مرکز التوحید کرشناگر نیپال) جو 22 دسمبر 2015ء کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! موصوف اہل حدیث کے نامور اور چوٹی کے علماء میں سے تھے۔ اسی طرح پاکستان سے مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی 22 دسمبر 2015ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! کی وفیات پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کیا ہے۔ بھٹی صاحب درجنوں کتابوں کے مصنف، مؤلف، مترجم اور خاکہ نگار تھے۔ آپ کے اہل حدیث کئی ایک رسائل کے مدیر اعلیٰ رہے۔ مختلف اخبارات، رسائل و جرائد میں کالم لکھتے رہے۔ نیز ریڈیو پاکستان علماء اہل حدیث کا تعارف بھی نشر کرتے رہے۔ آپ کی دینی، علمی، ادبی اور تصنیفی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اللہ پاک مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: رانا محمد شفیق خاں پرسوری، ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

الاسلام ڈائری 2016ء

الاسلام ڈائری کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ خواہشمند جلد رابطہ کریں۔ شکریہ۔ قیمت -/350 روپے علاوہ ڈاک خرچ۔

چیف ایڈیٹر ہفت روزہ ”اہل حدیث“ 106 راوی روڈ لاہور 0321-6487892

اہل حدیث کا نفرنس

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام بمقام جامع مسجد محمدی اہل حدیث ماڑی جھنڈا ران بتاریخ 28 جنوری بروز جمعرات بعد نماز عشاء اہل حدیث کا نفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ قاری محمد حنیف ربانی کاموکی، مولانا ابوبکر سلطان یزدانی اور مولانا محمد اسماعیل عتیق (سندری) خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: قاری عبدالرازق ربانی خطیب مسجد محمدی

ماڑی جھنڈا ران تحصیل نوشہہ و رکان

خطبہ جمعہ المبارک

✽ 15 جنوری کا خطبہ جمعہ المبارک مولانا قاری شفیق الرحمن سلفی نے جامع مسجد اہل حدیث علی آباد تحصیل سانگلہ ہل میں فضائل حرمین شریفین کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

منجانب: چوہدری عبدالغفور عبدالمنان ولہلہ چک ہذا

دعائے صحت

✽ حکیم مولانا عبدالحمید صاحب آف اڈا ریکشاہا کانی دنوں سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں تمام احباب ان کی صحت کاملہ و جاہلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: رانا محمد افضل سلفی پاکپتن

حافظ عمران عریف کی سعودی عرب روانگی

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث کو جرالوالہی کے ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف حکومت سعودیہ کی دعوت پر سعادت عمرہ کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ آپ کی عدم موجودگی میں مولانا محمد ابرار ظہیر قائم مقام ناظم شہر ہوں گے۔ (ادارہ)

سرگودھا میں تنظیمی اجلاس

✽ مرکز اہل حدیث (نیو سٹارٹ ٹاؤن) سرگودھا میں 29 جنوری 2016ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر ضلعی تنظیمی اجلاس سے مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت ضلع سرگودھا

عمرہ سے واپسی

✽ مولانا عطاء اللہ محمدی صاحب عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب نے مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر عمرہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: محمد لقمان علوی ناظم تبلیغ شہر حافظ آباد

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

گولڈن

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن، ہارن اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

مولانا عبدالصمد رفیقی نے کردائی۔ نماز جنازہ میں احباب
جماعت اور اہل حدیث یوٹھ فورس کے ذمہ داران اور علاقہ
سے علمائے کرام شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بھری
غلیظوں کو معاف فرماتے ہوئے جنت الفردوس اور لواحقین کو
صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: محمد عباس جنرل سیکرٹری AYF ضلع حافظ آباد

ضرورت برائے قاری و مدرس

ایک مستند تجربہ کار قاری صاحب ان دنوں فارغ
ہیں شعبہ حفظ اور امامت کی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔
ضرورت مند رج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

مخانب: قاری محمد عمر: 0344-6919149

ضرورت رشتہ

ایک بیٹا عمر 26 سال، تعلیم FA حال مقیم شارجہ
مغل برادری، بیٹی عمر 30 سال، تعلیم B.A., B.Ed کے لیے
ہم پلہ رشتے درکار ہیں۔ صرف والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: والد قاری طاہر محمود سلفی 0333-8207056
سید قیسی کی دوشیزہ خوبصورت عمر 23 سال، تعلیم ایم
اے انگلش رہائش سیالکوٹ کے لیے ہم پلہ برسر روزگار مسلک
اہل حدیث سے وابستہ نوجوان کا رشتہ مطلوب ہے۔ آرمی میں
ملازم کو ترجیح دی جائے گی۔ 0321-4108143

بیٹی عمر تقریباً 25 سال، تعلیم MSC کمپیوٹر سائنس
کنواری معروف اہل حدیث عالم گھرانہ، ہم پلہ برسر روزگار
خاندان سے رشتہ درکار ہے صرف والدین رابطہ کریں۔

رابطہ: محمد عثمان: 0321-9999866

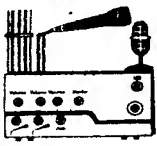
جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (ماپوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (اہرملیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
ایڈ سائونڈ سسٹم

سپرسار

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

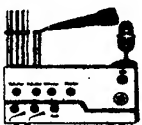
یونٹ، مائیک ہارن، ہارن اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے



ہدایت محمد عثمان

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، شیڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کو الیفا ایڈ ملکیٹک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob. 0321-7432246

Mob. 0334-7967107

Ph. 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

دینی عصری علوم کی قدیمی درسگاہ

دارالحدیث اوکاڑہ میں داخلہ جاری ہے

اہم پیش رفت: ایسے والدین بچوں کو موجودہ مہنگائی میں مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم دلوانے سے قاصر ہیں دارالحدیث اوکاڑہ نے ان کی معاونت کے لیے پرائمری پاس طلبہ کا قاعدہ چھٹی کلاس میں داخلہ شروع کیا ہے۔ ماہر قابل ترین تجربہ کار استاد عامر ندیم چوہدری (ایم ایس سی) نے تعلیم کا آغاز کر دیا ہے۔

مڈل نوئس دسویں کلاس شروع ہے۔ کمپیوٹر کلاس بھی جاری ہے۔ **شعبہ کتب:** بخاری کلاس سمیت تمام شعبوں میں داخلہ ہو سکے گا۔ مڈل پاس طلبہ درس نظامی بمطابق نصاب وفاق المدارس میں داخل ہو کر ساتھ نوئس دسویں کریں۔ بخاری شریف کا درس استاذ الا سائذہ حضرت مولانا عبد الرشید راشد ہزاروی دیتے ہیں۔

وظیفہ بخاری طلبہ: بخاری پڑھنے والے طلبہ کو دیگر مراعات کے ساتھ نقد ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ **شعبہ حفظ:** شعبہ تحفیظ میں فاضل نوجوان قاری اہتمام الہی صدیقی تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ طلبہ سفید وردی سفید ٹوپی پہنے بڑے اعلیٰ اور پرسکون ماحول میں حفظ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کم از کم پرائمری پاس بچوں کو والدین حفظ کے لیے دارالحدیث اوکاڑہ کا انتخاب کریں اور بچوں کو فوری داخل کروائیں۔ غریب و نادار طلبہ کو سکول کی کاپیاں اور وردی کی سہولت ادارہ کی طرف سے میسر ہے۔ **شرائط:** داخلہ کے لیے والد یا سرپرست کا اپنے شناختی کارڈ کی دودھ دو ٹو کاپیاں ہمراہ لانا لازمی ہے۔

الداعی الی الخیر: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑہ۔ 0312-4403173 - 044-2521460

ضروری اطلاع برائے تصحیح الاحسان ڈائری

الاحسان ڈائریء میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی کابینہ کا اشتہار شائع ہوا جس میں **حافظ محمد قسیم** ڈپٹی جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کا نام کمپوزر اور ڈیزائنر کی غلطی سے شائع ہونے سے رہ گیا۔

احباب نوٹ فرمائیں۔ راقم الحروف غلطی پر جناب **حافظ محمد قسیم** و دیگر احباب سے معذرت خواہ ہے۔

منجانب: عطاء الرحمن حقانی۔۔۔ ناظم دفتر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

اہلحدیث قائدین کے ساتھ

عمرہ ادا کیجئے

دوسرا قافلہ 17 مارچ 2016
ان شاء اللہ

جناب محمد نصر اللہ خاں صاحب
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور
جناب محمد نواز بٹ صاحب
ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع لاہور

زیر قیادت

پہلا قافلہ 21 فروری 2016
ان شاء اللہ

زیر قیادت
جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی صاحب
ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

تکبیر ٹریولز اینڈ ٹورز

چیف ایگزیکٹو

محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی
شناور سنٹر موٹرسمن آباد ملتان روڈ لاہور
0300-8450426

سردار محمد نواز ڈوگر

0300-469430
042-37525001-2

مسک اہل حد کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسک اہل حد کے امتیازی مسائل پر مشتمل فورکالرنگین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے:

✽ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔ ✽ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

✽ نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات ✽ سورہ فاتحہ خلف الامام ✽ اثبات رفع الیدین

✽ اثبات توحید (ایک سوال کی دس شکلیں)

تمام مسجد اہل حدیث کے منتظمین مذکورہ بالا مکمل سیٹ مفت منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر انتظام مساجد میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

نوٹ فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ آنا ضروری ہے۔ اس وعدے کی صورت میں ڈاک خرچ ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

محترم مسکین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان **0333-8556473**

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر

70010101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

034575451199

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

نئی منڈی حبیب آباد تحصیل بتوئی ڈوڈیٹن لاہور

رابطہ نمبر

0345-7545119

0313-7545119

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رکیس کے غلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء ریسہ کے غلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالادہ پیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رکیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رکیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجرأت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ پیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار ریسوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹری سے چائیں چیک کروائیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	چھکی	کڑل پڑنا	دالو کا بند ہونا	اچھکس	تھکاپول	گھٹھیا	رسولیاں
سر چکراتا	سوکڑا	ٹھیکر	بھوک کی زیادتی	کالچ لکنا	پراسٹیکٹ گینڈز	نقرس	موٹاپا
نظری کمزوری	دم	تپ دق	السر	گیس	بواسیر	مرق النساء	دبلا پن
بند زلہ	خج جھون	ٹی پی	اماس	دور گردہ	سوزاک	سج و کراز	بال پر
لکنت	امضاء لاش ہونا	دل کا دورہ	سنگ ہنی	یوریا	اولاڈرینہ	مہرے تل جانا	ہیپاٹائٹس
جلد کا پھٹنا	فیشین	دل کا درد	قویج	پتھری	حمر اسفاس	چھنبل	استقاء

Email : hakeemkarimbhatti@outlook.com

گروپ کے ساتھ
روانگی قافلہ ماہ فروری
پیکہ 21 یوم
87000 روپے میں
95000 روپے میں

بجنگ شروع

فوری بجنگ کروائیں

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین ہاٹ



گورنمنٹ
منظور شدہ علاقہ بھر
کاسٹ پھلادارہ جو
25 سال سے آپکی خدمت میں مصروف عمل ہے

تمام انٹرلائن کی سستی ٹکٹوں کیلئے رابطہ کریں۔

زائرین حرمین کیلئے تحائف • معلوماتی کتب حج و عمرہ • ہینڈ بیگ • تسبیح طواف

برانچ آفس

0301 6837566
0334 4356170
قاری فاروق تبسم

0300 6596539
حافظ عبدالسلام ہاشمی

0301 6814942
محمد سعید احمد

زیر پرستہ شریعتی علی میرج ہاٹ کھڈیا خاص

برانچ آفس

0333-0321 6662422
محمد کبیر مہدی

میٹیاں شریعتی مقابلہ ام بی بی بنک
ستیاء روڈ جمال فضل آباد

041-8557315-16

ہیڈ آفس

0301 4066506
0333 4194280
0300 4236407
انٹرنیشنل
ہیڈ آفس
ہیڈ آفس

بالمقابلہ سٹریٹ ہینڈل شریعتی
فاروق آباد

056 3877266

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ



دلکش و اعلیٰ معیار کے ساتھ



علمی تحقیقی و اصلاحی مطبوعات

اب سیرت کے پھولوں سے مہکے زمانہ مکتبہ اسلامیہ کی اہم اور منفرد کاوشیں

قرآن مجید - تفاسیر

احادیث - سیرۃ النبی

بیان اسلام - فقہ و فتاویٰ

فقہ الیوم - سیرۃ النبی

اور دیگر ادبی و اسلامی کتب

غریب کے لیے سیرۃ النبی

شہداء کی سیرت

اشیاء کو الی

الاسماء

1000 گرام

500 گرام 250 گرام

کی خوبصورت پیکنگ میں

سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر لکھے گئے مضامین و مقالات کا بہترین مجموعہ
سیرت رحمۃ للعالمین
کے درخشاں پہلو
تالیف محدث العصر حافظ زبیر علی زئی
مختصر مگر جامع تحریر
آسان فہم انداز
اس موضوع پر مستند کاوش

خطبہ انداز میں منقولہ و مکرر رول ﷺ
خطباتِ مصطفیٰ
تالیف
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد

سیرۃ النبی ﷺ پر
ایک بہترین کتاب
تالیف
علامہ سید سلیمان ندوی

۲۰ خصوصیات محمد ﷺ
تالیف
شیخ محمد عظیم صاحب پلوئی
اشیاء الی و تراجم نبوی

سیرۃ النبی ﷺ پر ایک بہترین اور جامع کتاب
سیرۃ النبی ﷺ
رحمۃ للعالمین
تالیف
قاضی محمد سیماں سلمان منصور پوری
شائقین سیرۃ نبوی کے لیے
رحمۃ للعالمین امتیازی
خوبیوں کے ساتھ پیش
خدمت ہے
پروفیسر محمد ناصر

عربی انسانیٹ کی سیرت پر منفرد اسلوب کی حامل ایک جامع کتاب
سیرۃ النبی ﷺ
تالیف
علامہ شبلی نعمانی
علامہ سید سلیمان ندوی
4 جلدوں میں

مقالات سیرت
ڈاکٹر محمد حسین مظہر صدیقی کے سیرت پر لکھے گئے مقالات کا مجموعہ
مرتب
ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس
پیش کشی: مکتبہ اسلامیہ لاہور

نبی اکرم ﷺ کے شہر
تالیف
خالد بنی محمد عطیہ
ترجمہ
عبدالحق میمن

مکتبہ اسلامیہ
تالیف
مکتبہ اسلامیہ

042-37244973
042-37232369

041-2631204
041-2641204

f /maktabaislamia1 @maktabaislamiapk.com ✉ maktabaislamiapk@gmail.com ☎ 0300-8661763

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933
Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876



BMA
Since 1952

A product of **BMA Pharma**

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

محبون کبیر
(زعفرانی)

لیجئے
جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952